صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 11 دسمبر 2020ء بمطابق 25 ربیع الثانی 1442 ہجری صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

مُتَّکِـــٖینَ عَلٰی فُرُشٍ بَطَآئِنُھَا مِنْ اِسْتَبرَقٍ ط وَجَنَی الْجَنَّتَینِ دَانٍ ج O فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ O فِیْھِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لا لَمْ یَطْمِثْھُنَّ اِنْسٌ قَبلَھُمْ وَلَا جَآنٌّ ج O فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ O کَاَنَّھُنَّ الْیَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ج O فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ O ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ O فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ O وَمِنْ دُوْنِھِمَا جَنَّتٰنِ O فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ لا O مُدْھَآمَّتٰنِ O فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔

(ترجمہ): جنتی لوگ ایسے فرشوں پر تکیے لگا کے بیٹھیں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے، اور باغوں کی ڈالیاں پھلوں سے جھکی پڑ رہی ہوں گی۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ اِن نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والیاں ہوں گی جنھیں اِن جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا نہ ہوگا۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ ایسی خوبصورت جیسے ہیرے اور موتی۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ پھر اے جن وانس، اپنے رب کے کن کن اوصاف حمیدہ کا تم انکار کرو گے؟ اور اُن دو باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہوں گے اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ گھنے سرسبز و شاداب باغ۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications:جناب محب اللہ خان، وزیر صاحب آج کے لئے، جمشید خان مہمند صاحب آج کے لئے، محمد ظاہر شاہ طورو صاحب آج کے لئے، حاجی انور حیات خان آج کے لئے، ماریہ فاطمہ صاحبہ آج کے لئے، مومنہ باسط صاحبہ آج کے لئے، آغاز اکرام اللہ گنڈاپور صاحب آج کے لئے، محمد اقبال وزیر صاحب آج کے لئے، اکبر ایوب صاحب آج کے لئے، بصیرت خان صاحبہ آج کے لئے، سمیرہ بی بی آج کے لئے، ثومی فلک نیاز صاحبہ آج کے لئے، لائق محمد خان صاحب آج کے لئے، عنایت اللہ خان صاحب آج کے لئے، کامران بنگش صاحب آج کے لئے، عاقب اللہ خان صاحب آج کے لئے، ہشام انعام اللہ خان آج کے لئے، مصور خان صاحب آج کے لئے، مفتی عبید الرحمان صاحب آج کے لئے، بلاول آفریدی صاحب آج کے لئے، فضل حکیم خان صاحب آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچنز آور، کونسے قانون کی خلاف ورزی ہورہی ہے؟ پہلے یہ کرلیتے ہیں پھر آپ کی کرلیتے ہیں۔ کوئسچن نمبر 9000 ،جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: After Questions' hour, then I will give you.

* 9000 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2017-18 کی اے ڈی پی میں صوبے کی واٹر سپلائی سینی ٹیشن کی سکیموں کی تعمیر و بحالی کے لئے رقم مختص کی گئی ہے؛

(ب) (i) مذکورہ سکیموں میں سے کتنی سکیموں پر کام ہو چکا، ہر سکیم کی نوعیت، مقام کی تفصیل علیحدہ فراہم کی جائے؛

(ii) ان سکیموں میں ضلع پشاور کے سابقہ پی کے۔10 میں کتنی سکیمیں ہیں، ان کی تفصیل بمعہ نوعیت مقام فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان(وزیر اعلیٰ)(جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) درست۔

(ب)۔(ii) ضلع پشاور سابقہ پی کے۔10 میں سال 2017-18 میں سکیموں کی تفصیل یہ ہے:

1۔بحالی واٹر سپلائی سکیم بڈھ بیر نمبر 2 تخمینہ لاگت 7.600 ملین، کام جاری ہے۔

2۔واٹر سپلائی سکیم صدیق آباد سوڑیزئی بالا تخمینہ لاگت 13.247 ملین، کام جاری ہے۔

3۔سینی ٹیشن سکیم بڈھ بیر (حوریزئی) تخمینہ لاگت 10.00 ملین، کام جاری ہے۔

4۔سینی ٹیشن سکیم ٹیلہ بند سوڑیزئی بالا تخمینہ لاگت 24.640 ملین، کام جاری ہے۔

5۔سینی ٹیشن سکیم بڈھ بیر (مریم زئی) تخمینہ لاگت 20.00 ملین، کام جاری ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر، میں اس کوسچن کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں، انہوں نے پورا جواب نہیں دیا ہے، مکمل نہیں ہے۔ اگر آپ ملاحظہ فرمائیں، یہ کوسچن نمبر (ii) مذکورہ سکیموں میں سے کتنی سکیموں پر کام ہو چکا، ہر سکیم کی نوعیت، مقام کی تفصیل علیٰحدہ فراہم کی جائے؟ اب ان کا کوئی Reply نہیں ہے کیونکہ یہ صوبے کے بارے میں ہے کہ سارے صوبے میں کتنی اور اس میں دوسری بات یہ ہے کہ صرف واٹر سپلائی کی بات نہیں ہوئی، سینی ٹیشن کی بات بھی ہوئی، سینی ٹیشن اس سے Different ہے، واٹر سپلائی جو ہوتا ہے وہ پائپ پر واٹر سپلائی کرتے ہیں اور سینی ٹیشن یہ ہوتا ہے جو ان کے ساتھ جو PPC کا ورک ہوتا ہے جو نالیاں ہوتی ہیں، جو گلیاں ہوتی ہیں، تو اس کے بارے میں انہوں نے کوئی تفصیل نہیں دی ہے، البتہ ہمارا جو سابقہ حلقہ تھا، پی کے۔10، اس میں بھی صرف نام لکھے ہیں اور تخمینہ لگایا ہے، اب آپ اس سے اندازہ لگائیں، اس کو ذرا آپ ملاحظہ فرمائیں، یہ آپ دیکھیں، بحالی واٹر سپلائی سکیم بڈھ بیر نمبر 2 تخمینہ لاگت 7.600 ملین، کام جاری ہے، تو اس سے کیا Question raise ہوتا ہے کہ 2017-18 سے کام جاری ہے تو یہ قیامت تک جاری رہے گا اس کی کوئی حد ہے یا نہیں ہے؟ اس کی کوئی تفصیل نہیں ہے، یہ تو 2017-18 سے میں پوچھ رہا ہوں، پھر اگر دوسری سکیم کو دیکھیں، اس میں بھی کام جاری ہے، سب میں کام جاری ہے، بس کام جاری ہے جاری ہے، تو جاری کا کیا مطلب ہے، کہ کیا اس کا کوئی مطلب ہے، وہ حتمی Date بھی ہو گی یا نہیں ہو گی اور کب تک یہ کام شروع کریں گے؟ تو میری یہ آپ سے بھی ریکویسٹ ہو گی اور اس ہاؤس سے بھی یہ ریکویسٹ ہو گی کہ It should

be referred to the concerned Committee for detail discussion اوراس میں ہم ان سے ریکارڈ ڈمانگ لیں گے کہ آپ ہمیں بتائیں کہ سینی ٹیشن کا کام کتنا کیا؟ کیونکہ سینی ٹیشن کا کام اور یہ واٹر سپلائی سکیم میں بڑا فرق ہوتا ہے، سینی ٹیشن میں سیمنٹ وغیرہ کا کام ہوتا ہے اور اس میں مشینری کا کام ہوتا ہے تو ہمیں پتہ چل جائے، یعنی سینی ٹیشن کا فنڈ ان کو کتنا ملا ہے، کس کس طرح انہوں نے Distribute کیا ہے اور آیا کن ٹھیکیدار کو دیا ہے؟ Have they have observed the codal formalities in the contract or not? تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی کیونکہ It is a

<u>جناب منور خان:</u> جناب سپیکر، میرا سپلیمنٹری ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منور خان صاحب، سپلیمنٹری، ان کا مائیک کھولیں پلیز۔

<u>جناب منور خان:</u> تھینک یو سر، پبلک ہیلتھ تو جیسے خوشدل صاحب نے کہا تو میں 2013 کی بات کر رہا ہوں، 2013 میں پبلک ہیلتھ کی جو ٹیوب ویلز کی سکیمیں تھیں وہ سولر پہ Convert کر رہے تھے اور اس میں ہر ایم پی اے کو آٹھ آٹھ، دس دس سکیمیں دی گئی تھیں اور اس کی Approval بھی ہو گئی تھی، سب کچھ ہو گیا تھا لیکن ابھی تک اس پہ کام نہیں ہو رہا، تو ذرا مجھے اس کی تفصیل بتا دیں کہ وہ سکیمیں جن کی Approval بھی ہو چکی ہے اور وہ ابھی تک سولر پہ Convert کیوں نہیں ہوئی ہیں؟ تھینک یو جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Who will respond? Riaz Khan Sahib. Ji, Sultan Khan, Minister for Law to respond, please.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> سر، بہت شکریہ۔ خوشدل خان صاحب نے سینی ٹیشن واٹر سپلائی سینی ٹیشن سکیم لکھی ہیں تو یہ میں مانتا ہوں کہ سینی ٹیشن اور واٹر سپلائی یہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں، سینی ٹیشن میں زیادہ یہ گلی، نالیاں اور یہ سیوریج والے مسائل ہوتے ہیں اور واٹر سپلائی میں Drinking واٹر سپلائی ہوتی ہے جو ٹیوب ویل پبلک ہیلتھ والے کرتے ہیں، تو پہلے تو میرا خیال تھا خوشدل خان صاحب، کل میں اس کیمپ میں گیا تھا، میں نے ان کو سلام کیا، انہوں نے کہا کہ میں آپ کا سلام نہیں لیتا ہوں، تو میرا خیال یہ تھا کہ میں ان کا Favour نہیں کروں گا لیکن چونکہ میرٹ کے اوپر یہ بات ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تو اگر خوشدل خان صاحب میرا سلام نہیں لیتے پھر بھی میرے لیے قابل احترام ہیں، میرے بھائی ہیں ورنہ سر، اس وقت ہماری میجارٹی بھی ہے لیکن چلیں بھیج دیں، ہو سکتا ہے کہ اس سے میرا اور اس کا جو بھائی چارہ یا ہمارا وہ جو تعلق ہے وہ بحال ہو جائے، تو سر، اس کو بھیج دیں۔

جناب منور خان: آئندہ سے ہم بھی آپ کا سلام نہیں لیں گے۔

وزیر قانون: نہ، ابھی یہ نہ بنائیں سر، یہ اس طرح نہیں ہے پھر نہیں بھیجتے، چلیں سر، پھر نہیں بھیجتے، منور خان صاحب کا ویسے بھی ہم ہر سوال بھیجتے ہیں جی، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب منور خان: جناب سپیکر، یہ میرا جو سولر کا ہے، یہ بھی اس میں Include کر لیں۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سلطان محمد صاحب کا جو گلہ ہے وہ میرا چھوٹا بھائی ہے، میرے لئے محترم ہیں لیکن حقیقت میں سپیکر صاحب، My age is 62 years ہے اور I have 36 years experience، تو میں اب بھی ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کا Still standing, practicing lawyer ہوں اور اب پاکستان بار کا الیکشن بھی لڑ رہا ہوں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ محترم ہمارے پاس آئے ہیں، سارے ہمارے لئے معزز ہیں، یہ بھی ہیں، اس اسمبلی کے ارکان بھی ہیں اور یہ ہمارے بھائی بھی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہماری دوستی یہاں تک محدود نہیں ہے، آپ بھی ہمارے بڑے ہیں، آج آپ ہمارے سپیکر ہیں، کل میں ہوں گا، کوئی اور ہوگا، تو میرا مطلب کہ یہاں پر یہ ایک فیملی ہے، میں نے ان کے ساتھ اس لئے یہ کیا کہ سر، ڈھائی سال ہو چکے ہیں کہ حکومت کے ساتھ ہماری بات چیت ہو رہی ہے لیکن ابھی تک Practically کوئی Step نہیں لیا گیا تو اس لئے میں اب بھی ناراض ہوں، تو کوئی وجہ ہے نا حکومت کو تو کوئی Step لینا چاہیئے، اپنا وقت بھی ضائع کرتے ہیں اور ہمارا بھی وقت ضائع کرتے ہیں، میڈیا کو بھی لوگ کیا کہیں گے، ہمارا تو ایک بھائی چارہ ہونا چاہیئے، ہمیں دو روپے دے دو لیکن عزت کے ساتھ دے دو، ہمیں ایک روپیہ دے دو لیکن عزت کے ساتھ دے دو، جو آپ نے وعدہ کیا ہے اس کو نبھالو، مطلب اخلاقیات بھی ہیں، باقی میں اپنے چھوٹے بھائی سے معذرت چاہتا ہوں، میرے دل میں اس کے لئے عزت ہے، ٹھیک ہے میں نے ہاتھ سے سلام نہیں کیا ہوگا لیکن میرے دل میں سب کے لئے عزت ہے کیونکہ میں بھی یہاں ممبر رہ چکا ہوں اور اب بھی ممبر ہوں۔ تھینک یو سر، میں آپ سے بھی معذرت خواہ ہوں، اگر میری باتوں میں ایسی کوئی بات ہوئی ہو تو میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ تھینک یو، سر۔

جناب منور خان: سر، وہ سولر کا بھی ساتھ ہو۔

جناب سپیکر: ایسی کوئی بات نہیں، سلطان خان صاحب، منور خان صاحب کا جو سولر والا ایشو ہے، وہ کہتا ہے، وہ بھی اس کمیٹی میں ڈال دیں، ٹھیک ہے؟ Clip کر لیں ان دونوں کو۔

The question before the House is that the Question No. 9000 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may 'Yes' and those who are against it may 'No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 9000 is referred to the concerned Committee.

Mr. Speaker: Question No. 9230, Mir Kalam Khan Sahib.

* 9230 _ جناب میر کلام خان: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ فشریز شمالی وزیرستان میں کون کون سے منصوبے جاری ہیں اور آئندہ کے لئے کیا پروگرام ہے، نیز مذکورہ محکمہ شمالی وزیرستان میں سٹاف کی تفصیل بھی فراہم کرے؟

جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت): شمالی وزیرستان میں محکمہ فشریز کا کوئی منصوبہ جاری نہیں ہے اور آئندہ کے لئے فی الحال کوئی پروگرام زیر غور نہیں ہے، شمالی وزیرستان میں محکمہ کا صرف ایک فشریز واچر (BPS-7) کی پوسٹ ہے۔ ج

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، مجھے تو بالکل 'نہیں' میں جواب ملا ہے لیکن میں پھر بھی اس لئے مطمئن ہوں کہ اس کے علاوہ کیا کہیں گے؟ وہ بھی کہ اس میں لکھا ہے کہ اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 9060، جناب صلاح الدین صاحب۔

* 9060 _ جناب صلاح الدین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ "سوات ایکسپریس وے" مسافروں کی آمد و رفت کے لئے کھول دیا گیا ہے اور تقریباً اس پر کام بھی آخری مراحل میں ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک حکومت کی جانب سے دونوں اطراف چھ رویہ تعمیر کرنی تھی لیکن اب صرف دو رویہ بنائی گئی ہے جو کہ گاڑیوں کی آمد و رفت کے لئے موزوں نہیں ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ایکسپریس وے کا ٹھیکہ کس ٹھیکیدار / فرم کو دیا گیا تھا، ٹھیکیدار / فرم کا نام، تخمینہ لاگت، مکمل کام، بقایا کام اور دوسری دستاویزات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، "سوات ایکسپریس وے" مسافروں کی آمدورفت کے لئے کھول دیا گیا ہے اور کام تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔
(ب) جی نہیں، یہ موٹروے چار رویہ منظور کیا گیا ہے اور موجودہ ٹریفک کے لئے کافی ہے۔
(ج) یہ منصوبہ صوبائی حکومت اور M/S SEPCO اور FWO جو کہ FWO کا ذیلی ادارہ ہے، کی باہمی اشتراک کے تحت 34.165 ارب روپے لاگت کا ہے، یہ منصوبہ 25 سال کے اشتراک کے تحت دیا گیا ہے۔ Concession Agreement کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی اور پورا موٹروے 30 دسمبر 2020 کو ہر قسم کی ٹریفک کے لئے کھول دیا گیا ہے۔
جناب صلاح الدین: تھینک یو مسٹر سپیکر، کوسچن کا جواب ملا ہے لیکن اس میں بعض چیزیں ہیں جو کہ مکمل نہیں ہیں۔اب جس طرح یہ کہ ٹھیکیدار / فرم، تخمینہ لاگت، مکمل کام، بقایا کام وغیرہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟ اب اس میں انہوں نے Bid document، جب ہم یہ سوال پوچھتے ہیں تو اس سے Relevant تمام چیزیں جو Bid document / agreement کہ کس طرح ایگریمنٹ اور پھر اس فرم کو جس کو یہ ٹھیکہ دیا گیا تھا، اس کو کیوں دیا گیا؟ دوسروں کا Bid کیا تھا اور اس کو Priority کیوں دی گئی؟ تو یہ کہتے ہیں کہ Concession agreement لف ہے لیکن وہ Basically لف نہیں ہے، صرف میں یہ اس لئے نہیں He is a very good person, very honest person, the concerned Minister. It`s not against him, but it is against, you know this, this process which is not clear تو اگر یہ معلومات Bid document، اس کا پی سی ون اور ایگریمنٹ اگر یہ Provide کر دیئے جائیں کیونکہ سر، اس پہ اب سوات ایکسپریس وے کا یہ فیز ٹو ابھی آ رہا ہے تو اگر ہمیں یہ سب کچھ مہیا کر دیا جائے تو ہم Next time کے لئے، آنے والے وقت کے لئے یہ فیز ٹو کے لئے اچھی تجاویز دے سکتے ہیں، تو اس لئے اس کوسچن کو۔۔۔
Mr.Speaker: Riaz Khan, honorable Mininister for Communication &Works. Ji Ahmad Kundi Sahib, supplementary. مائیک کھولیں
جناب احمد کنڈی: جی سر، شکریہ سپیکر صاحب، یہ بڑا Milestone project ہے، سوات فیز ون، سوات فیز ٹو کی طرف ہم جا رہے ہیں، میری ایڈوائزر صاحب سے صرف یہ گزارش ہوگی کہ جب یہ پراجیکٹ کمپلیٹ ہو چکا ہے اس کا پی سی فور بھی بن چکا ہوگا، پی سی فائیو بھی بن چکا ہوگا، مطلب ہے کہ ہمیں یہ

پتہ چل جائے کہ ہمارے اس پراجیکٹ کی کمپلیشن کے بعد پرفارمنس کیا ہے؟ یہ پی سی فور اور پی سی فائیو سے ہمیں کلیئر ہو جائے گا، اگر یہ ہمیں Individually provide کردیں تو پھر بھی ہم راضی ہیں اور سوات موٹروے پہ Already میرا ایک سوال سٹینڈنگ کمیٹی میں گیا ہوا ہے، تو میں کہتا ہوں کہ اگر یہ جلدی میٹنگ بلالیں تو اس پر بڑی اچھی Deliberation ہو جائے گی تاکہ اب فیز ٹو میں جب جائیں گے تو اس کے لئے ہم اچھی Proposal یہاں سے بھیج سکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی وقار خان۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: جناب سپیکر صاحب، میرا ایک ضمنی کوئسچن ہے، وہ یہ ہے کہ میرے خیال میں منسٹر صاحب بونیر سے تعلق رکھتے ہیں، وہ آتے جاتے ہیں، وہ اس موٹروے روڈ پہ آئے بھی ہوں گے، گئے بھی ہوں گے لیکن ان کا جو فریم آف ورک ہے سب سٹینڈرڈ ہے، اب Partially کھلا ہے، Completely کھلا بھی نہیں ہے، فی الحال ابھی بھی بند ہے لیکن روڈ کا جو معیار ہے، کیا اس کے بارے میں انہوں نے کوئی ایکشن لیا ہے کہ یہ کس طرح بنا ہے اور سب سٹینڈرڈ کس طرح بنتا ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی ریاض خان صاحب۔

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات)</u>: جی شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے صلاح الدین صاحب کا جو کوئسچن آیا ہے، تین حصوں پہ ہے تو دو پہ تو خیر اس نے بات نہیں کی ہے، اچھے کلمات کے لئے ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، ابھی کوئسچن میں انہوں نے جو چیزیں پوچھی ہیں کہ اس میں ٹھیکیدار کا نام، فرم کا نام، تخمینہ لاگت اور بقایا کام تو ان کا تو تفصیلاً جواب آچکا ہے کہ وہ وہاں پر ابھی صرف 280 میٹر جگہ باقی ہے، باقی سارا کام کمپلیٹ ہو چکا ہے اور وہ بھی ان ن شاء اللہ کوئی میرا خیال ہے بہت جلد کمپلیٹ ہو جائے گا۔۔۔

<u>جناب صلاح الدین</u>: جناب سپیکر!

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات</u>: سٹارٹ ہے، 34.165 ارب روپے اس کی لاگت ہے، پچیس سال کے اشتراک کے لئے وہ دیا گیا ہے، باقی جس طرح آپ نے Bid document یا ایگریمنٹ یا اس طرح جو کئے ہیں تو ان پہ کوئسچن لے آئیں یا جس طرح یہ کہتے ہیں تو میں ان کو علیحدہ سے بھی وہ دے

سکتا ہوں اور اگر یہ کو ئسچن لے آتے ہیں تو وہ بھی ان کی مرضی جس طرح ان کو مناسب لگے۔ دوسری بات جو ہمارے کنڈی صاحب نے کی ہے، فیز ٹو والی، ہاں اس سے بھی ہونی چاہیئے کیونکہ یہ صوبائی حکومت کا ایک فلیگ شپ منصوبہ ہے، اس علاقے پہ ٹورازم کے حوالے سے، صرف سوات سے نہیں ہے اس پورے صوبے کو اور اس پورے ملک کے لئے، تو سٹینڈنگ کمیٹی کو اگر وہ گیا ہے تو ٹھیک ہے، چیئر مین صاحب اس پہ میٹنگ بلالیں، میں اس پہ ایگری ہوں، اس پہ بات چیت ادھر ہو جائے تو اچھی بات ہے، کوئی اس میں قدغن نہیں ہے۔ وقار خان صاحب نے سب سٹینڈرڈ کے حوالے جو بات کی ہے تو جب ایک چیز Under constructionہو، اس میں اگر اس طرح کی تھوڑی بہت وہ آجاتی ہے تو Timelyاس کو ٹھیک کرتے ہیں، یہ اس طرح نہیں ہے، جب کام کریں گے تو اس میں مشکل بھی ہو گی، مسئلے بھی ہوں گے لیکن جب کام کریں گے تو وہ مسئلے اور مشکلات ساری وہ حل ہونی چاہئیں، الحمدللہ یہ ہمارے اس پورے ملاکنڈ ڈویژن کے لئے، ابھی اگر ہم آگے فیز ٹو پہ جائیں، دیر چکدرہ موٹروے پہ جائیں اور ان شاء اللہ ابھی جو بونیر کے لئے PCP(2) approvedہو چکا ہے، اخبار میں اس کی ڈیزائننگ اور انجنیئرنگ کے لئے اس کا اشتہار بھی لگ چکا ہے، تو یہ ایک پلان ہے، پروگرام ہے جس طرح سوات، پشاور اور ڈی آئی خان ہے تو یہ صوبے کے عوام کی سہولت کے لئے اچھے منصوبے ہیں کہ جلد از جلد اس پہ کام ہو اور باقی سب سٹینڈرڈ کی بات ہے تو اس پہ تو ٹائم پہ لیب ٹیسٹس، یہ سارا کچھ ہوتا ہے، کوئی بھی ایسی بات نہیں ہے، اس پہ تو میں داد دیتا ہوں کہ کتنی قلیل مدت میں صوبائی حکومت نے پہلی دفعہ اس ملک میں اگر ایک موٹروے بنایا ہے تو وہ پختونخوا کی حکومت نے بنایا ہے تو یہ اچھا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی، صلاح الدین صاحب۔

<u>جناب صلاح الدین</u>: تھینک یو سر، منسٹر صاحب کی فراخ دلی کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں، بڑی اچھی باتیں کیں اور کاش کہ ہمارے باقی کولیگز بھی اس طرح کا ریسپانس دیتے جس طرح کہ منسٹر صاحب نے خود کمیٹی میں بھیجنے کو ترجیح دی ہے اور یہ ایک اچھی بات ہے سر، اس پہ ڈسکشن ہو گی، ہماری اس پہ ان کے ساتھ ڈسکشن ہو گی، ہمارا بھی Inputآئے گا اور کوئی اچھا لائحہ عمل ہم تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے ان شاء اللہ، تو اگر اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے جس طرح کہ منسٹر صاحب نے اس کو Objectنہیں کیا تو یہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ کہہ رہے تھے کہ کمیٹی میں پہلے کوئی گیا ہوا ہے جس طرح کنڈی نے کہا کہ اس کی میٹنگ ایڈوانس میں کروالیتے ہیں تاکہ یہ چیز ہو جائے۔

جناب صلاح الدین: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب کا بھی یہی بات ہے نا، کمیٹی میں Already اس کا یہ کوئسچن گیا ہوا ہے تو کمیٹی کی میٹنگ جلدی کروالیتے ہیں۔

جناب صلاح الدین: ہاں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے صلاح الدین صاحب؟

جناب صلاح الدین: جی، بالکل سر۔

جناب سپیکر: چیئرمین صاحب سے بات کرتے ہیں۔

جناب صلاح الدین: وہ کمیٹی کی میٹنگ بلالیں۔

جناب سپیکر: وہ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ جلدی بلالیں۔

جناب صلاح الدین: تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 9309، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

* 9309 _ سردار اورنگزیب: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ایبٹ آباد جو پہاڑی علاقہ جات پر مشتمل ضلع ہے، اکثر دیہاتی مقامات پر ہینڈ پمپ کی تنصیب عمل میں لائی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حلقہ PK-37 میں زیادہ تر ہینڈ پمپ جو عرصہ دراز سے چل رہے ہیں، زنگ آلود ہو چکے ہیں، حکومت ان زنگ آلود ہینڈ پمپ کو دوبارہ بحالی و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ آبنوشی ضلع ایبٹ آباد میں PK-37 میں مختلف ادوار میں جتنے بھی ہینڈ پمپ نصب کئے گئے تھے، ان سب کو متعلقہ مقامی افراد جو ان سے مستفید ہو رہے تھے، ان کو باقاعدہ طور پر حوالے کر دیا گیا تھا۔ محکمہ ہذا کی پالیسی کے مطابق نصب شدہ ہینڈ پمپ کی دیکھ بھال و مرمت کے کام کی ذمہ داری متعلقہ مقامی افراد اپنی مدد آپ کے تحت کرتے ہیں۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ جو کوئسچن میں نے بھیجا تھا،اس کے ایک حصے کا جواب آیا ہے اور یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ جب کوئی ہینڈ پمپ نکلتا ہے تو مقامی آبادی کے لوگوں کو مرمت او ر دیکھ بھال کے ساتھ حوالے کیا جاتا ہے، میں نے اس کے ساتھ جو اور کوئسچن کیا تھا وہ یہ تھا کہ میرے حلقے میں سابقہ دور میں تین کروڑ روپے ہینڈ پمپس کے لئے منظور ہوئے تھے اور میں نے اس کی تفصیل مانگی تھی کہ وہ ہینڈ پمپس کہاں کہاں پہ لگائے گئے ہیں؟ سپیکر صاحب، میں نے اس کی تفصیل مانگی تھی، میں اپنے حلقے میں ایک جگہ پہ گیا ہوں تو ادھر ہینڈ پمپ لگا ہوا تھا،اس کی تختی کے اوپر کسی آدمی نے پاؤں رکھا تو وہ تختی گر گئی،اس تختی کے نیچے اور تختی لگی ہوئی تھی جو ایس آر ایس پی کی طرف سے وہ تختی لگائی گئی تھی، تو میں نے اس لئے یہ کوئسچن مانگا تھا کہ جو تین کروڑ روپیہ منظور ہوا تھا،اس پر جو ہینڈ پمپ لگے ہیں وہ کدھر کدھر لگے ہیں تاکہ میں ان کو دیکھ سکوں،آیا وہ واقعی لگے ہیں یا نہیں لگے ہیں؟اس کی مجھے تفصیل نہیں دی گئی ہے، تو میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں اور ساتھ میں نے جو تفصیل مانگی ہے،وہ بھی ڈیپارٹمنٹ مہیا کرے تاکہ ہم دیکھ لیں کہ آیا وہ جو ہینڈ پمپ لگے ہیں، کیا وہ صحیح معنوں میں لگائے گئے ہیں یا صرف کاغذی کارروائی کی گئی ہے؟ میرا مقصد صرف اتنا تھا۔

جناب سپیکر: جی، سلطان محمد خان،لاء منسٹر،پلیز۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، نلوٹھا صاحب قابل احترام ہیں، سوال جو انہوں نے پوچھا ہے اس کا تو جواب آگیا ہے، میں ذرا ہاؤس کو ریفریش کروانے اور سردار صاحب کو بھی ریفریش کروانے کے لئے،انہوں نے یہی پوچھا تھا کہ جو ضلع ایبٹ آباد میں دیہاتی مقامات پر ہینڈ پمپس کی تنصب عمل میں لائی گئی تھی تو انہوں نے کہا ہے، ٹھیک ہے،ہاں لائی گئی تھی، تو انہوں نے کہا کہ زیادہ تر ہینڈ پمپس جو عرصہ دراز سے چل رہے ہیں زنگ آلود ہو چکے ہیں، کیا حکومت ان زنگ آلود ہینڈ پمپس کی دوبارہ بحالی اور مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟ یعنی نلوٹھا صاحب،اگر آپ دوسرا کوئسچن پوچھنا چاہتے ہیں تو فریش کوئسچن لا سکتے ہیں لیکن ادھر انہوں نے پھر وہی پوچھا ہے کہ جو Already لگے ہوئے ہیں اور زنگ آلود ہو چکے ہیں تو ان کی بحالی اور مرمت کے لحاظ سے کوئی ارادہ ہے؟ تو جواب آگیا ہے کہ جی یہ جب لگ جاتے ہیں تو لوکل کمیونٹی پھر اس کو خود،کیونکہ سر، یہ اتنی بڑی کوئی سکیم ہوتی نہیں ہے،ہینڈ پمپ ہی ہوتا ہے تو اس کی Maintenance وہ لوکل اس کمیونٹی کا کام ہوتا ہے،تو سر،اس سوال کا تو پورا جواب آگیا ہے،اگر سردار

صاحب، وہ بڑا Relevant ہے،اگر وہ پوچھنا چاہتے ہیں تو فریش کوئسچن لے آئیں، پھر بے شک اس کا جواب سن لیں،اگر پھر سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں تو پھر بھیج دیں گے۔

جناب سپیکر: جی سردار صاحب۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، یہ تو عام آدمی بھی جانتا ہے کہ جب کوئی ہینڈ پمپ لگ جائے تو اس کی ذمہ داری مقامی افراد کی ہوتی ہے تو اس پہ تو سوال پوچھنے کی کوئی تک ہی نہیں بنتی ہے، جو سوال میں نے بھیجا تھا اس کا جواب پورا نہیں آیا ہے۔

جناب سپیکر: ویسے سلطان خان،ایک پوائنٹ جو انہوں نے اٹھایا ہے۔

سردار اورنگزیب: یہ کوئی بات نہیں ہے کہ میں پوچھوں کہ یرہ یہ زنگ آلود کو دوبارہ بحال کریں جس طرح یہ بول رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ایک پوائنٹ ان کا بہت Important تھا۔

سردار اورنگزیب: میں نے جو سوال میں پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہا کہ ٹیوب ویل اور ہینڈ پمپ مجھے بتایا گیا کہ تمہارا ہے اور جب وہ تختی کسی طرح اتری تو نیچے ایس آر ایس پی کی تختی لگی ہوئی تھی، تو It means that کہ وہ اسی ہینڈ پمپ کے اوپر انہوں نے تختی لگا دی اور پیسے ان کے اکاؤنٹ سے وہ کر لئے، تو یہ تو۔۔۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، میں نے خود اپنی آنکھوں سے جو کچھ دیکھا ہے،اگر منسٹر صاحب چاہتے ہیں کہ اس کی انکوائری ہو، جو پیسہ خرد برد ہوا ہے، میں تو اس پہ مشکوک ہو گیا ہوں کہ ایک ہینڈ پمپ کے اوپر دو تین تختیاں لگی ہوئی ہوں اور شاید میں نے اسی لئے یہ سوال کیا کہ یہ جتنے جتنے پیسے ہیں، شاید اسی طریقے سے ضائع کئے گئے ہیں،اس کی انکوائری ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب،اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجیں،اس کو Investigate کروائیں۔

وزیر قانون: سر، چونکہ اس فلور کے اوپر صرف ریکارڈ ٹھیک ہونا چاہیئے، نلوٹھا صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ یہ تو کسی عام آدمی کو بھی یہ پتہ ہوتا ہے کہ وہ ہینڈ پمپ کی ذمہ داری کمیونٹی کی ہوتی ہے اور زنگ آلود وہ کہہ رہے ہیں،اس کے جواب کی کوئی ضرورت بھی نہیں تھی لیکن سر، میں ایک دفعہ پھر انہوں نے کیا پوچھا ہے کہ حلقہ PK-37 میں زیادہ تر ہینڈ پمپس جو عرصہ دراز سے چل رہے ہیں زنگ آلود ہو چکے ہیں، کیا حکومت ان زنگ آلود ہینڈ پمپس کی دوبارہ بحالی اور مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟ لیکن سر، میں صرف یہ

کہنا چاہ رہا ہوں کہ انہوں نے خود یہ پوچھا ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے جواب دینے کی ضرورت تو نہیں تھی لیکن انہوں نے خود پوچھا تھا، بہر حال اگر انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا، ابھی نئی بات پوائنٹ آؤٹ کی ہے، ویسے تو میں پھر بھی ریکویسٹ کروں گا کہ نیا کوئسچن لے آئیں لیکن چلیں اگر وہ ٹرانسپرنسی کے لئے چاہتے ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں جائے اور یہ تحقیق ہو کہ یہ صحیح ہے یا غلط؟ تو سر، ضرور بھیجیں، آج ویسے بھی صلح صفائی کا دن ہے، یہ سوال بھی بھیج دیں جی سٹینڈنگ کمیٹی کو۔

(تالیاں)

<u>سردار اورنگزیب</u>: اگر منسٹر صاحب اس طرح اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجنا مناسب نہیں سمجھتے ہیں تو میں فریش کوئسچن لے آؤں گا، میرا یہ کوئسچن جو آیا ہے، میں حیران ہوں سر، کہ جو کوئسچن میں نے دیا ہے نہ وہ کوئسچن ہے اور نہ اس کا جواب ہے، اگر وہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج کر جو میں کہہ رہا ہوں کہ سابقہ دور میں ہینڈ پمپس کے لئے تین کروڑ روپیہ منظور ہوا تھا، سابقہ PK-48 کے لئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں نلوٹھا صاحب، ایسا کریں آپ فریش کوئسچن لے آئیں، اس میں ایک تو ان تین کروڑ کے ہینڈ پمپس کا حساب مانگیں اور اس میں یہ چیز کریں تاکہ پھر سٹینڈنگ کمیٹی میں یہ چیز جائے، یہ اگر گیا تو اس کا فائدہ آپ کو نہیں پہنچتا، اب آپ جو بات کہہ رہے ہیں، اس کے لئے Bring fresh Question تو وہ بھیجیں گے سٹینڈنگ کمیٹی کو۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: جناب سپیکر صاحب، یہ سوال بھی میں نے تو نہیں دیا ہے، پتہ نہیں کہ کدھر سے آگیا ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، آپ کا Point is very important لیکن اس کے لئے آپ فریش کوئسچن لے آئیں۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: ٹھیک ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو وہ بہتر ہوگا تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ یہ تختی کے اوپر تختی کیسے لگی ہے؟ کوئسچن نمبر 9373، حافظ عصام الدین صاحب۔

* 9373 _ <u>حافظ عصام الدین</u>: وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ سال 20-2019 کی اے ڈی پی میں ساؤتھ وزیرستان کے لئے روڈ سائٹ اے ڈی پی نمبر 825 میں 16 کروڑ روپے مختص تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ اے ڈی پی نمبر کے تحت کن روڈ سائٹس کی منظوری دی گئی، سائٹ بتائی جائے اور کس روڈ کی منظوری نہیں دی گئی، اس کی کیا وجہ ہے، آیا ذمہ دار افراد کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہیں یا نہیں؟ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) نیز مذکورہ اے ڈی پی کے تحت اگر کسی روڈ سائٹ کی منظوری ہوئی ہے تو کس کی Recommendation پر ہوئی ہے، اس میں ایم پی اے کی Recommendation کا خیال رکھا گیا یا نہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات):</u> (الف) منصوبے کا PC-I Cost Estimate ڈپٹی کمشنر جنوبی وزیرستان کی سربراہی میں بنائی گئی کمیٹی کو منظوری کے لئے بھیجوایا گیا ہے جو کہ ابھی تک منظور نہیں ہوا۔

(ب) (i) اے ڈی پی نمبر 825 میں 16 کروڑ روپے مختص ہوئے ہیں لیکن باقاعدہ طور پر ریلیز نہیں ہوئے۔ منصوبے کا PC-I Cost Estimate منظوری کے لئے بھیجوایا گیا ہے جو کہ ڈی سی ساؤتھ وزیرستان کی سربراہی میں بنائی گئی کمیٹی کو بھیجوایا گیا ہے جو کہ ابھی تک منظور نہیں ہوا۔

(ii) مندرجہ بالا سکیم کے تحت جو روڈز بنانے ہیں، ان کے متعلق ڈپٹی کمشنر کو خط لکھا گیا ہے جس کا ابھی تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

(ج) مذکورہ روڈ کو 20-2019 کی اے ڈی پی میں شامل کیا گیا تھا اور محکمہ نے ڈرافٹ اے ڈی پی 21-2020 میں شامل کر کے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھی بھیجا گیا ہے لیکن نامعلوم وجوہات کی بناء پر اس سال 21-2020 کی اے ڈی پی میں شامل نہیں کیا گیا۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، سال 20-2019 میں وزیرستان میں نہ تو اے ڈی پی کے تحت اور نہ اے آئی پی کے تحت ڈیپارٹمنٹ کے تھرو ایک کلومیٹر روڈ کی بھی منظوری نہیں ہو سکی جبکہ اے ڈی پی 825 کے تحت 16 کروڑ روپے روڈ کی مد میں رکھے گئے تھے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ اس کی جب تفصیل پوچھی گئی کہ اس کی منظوری ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے؟ تو ڈیپارٹمنٹ والے باقی غیر ضروری معلومات دینے کے ساتھ ساتھ آخر میں یہ بات بھی لکھتے ہیں کہ ہم نے سال 21-2020 کے لئے ڈرافٹ اے ڈی پی پی پی اینڈ ڈی کو بھیج دی تھی لیکن نامعلوم وجوہات کی بناء پر 21-2020 کی اے ڈی پی میں شامل نہیں کیا گیا، ایک تو یہ ہے کہ پہلے سے اے ڈی پی میں روڈ کی مد میں وزیرستان جیسے پسماندہ علاقے کے لئے

انتہائی معمولی کچھ رکھا گیا تھا، وہ تو غیر ضروری چیز تو نہیں تھی، ضروری ہے، علاقے میں ضرورت تھی لیکن پھر اس کو اے ڈی پی سے ختم کر دینا اور پھر جواب میں یہ لکھنا کہ نامعلوم وجوہات کی بناء پر، پہلے تو ایک چیز نامعلوم تھی، ابھی ہر چیز نامعلوم ہو گئی ہے، تو یہ اسمبلی میں بھیجنے کا جواب ہے؟ اس کو پھر جواب چاہیئے۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ریاض خان صاحب۔

<u>جناب ریاض خان</u>: شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: نعیمہ کشور صاحبہ، سپلیمنٹری پلیز۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: جناب سپیکر صاحب، اس سوال کے Answer میں لکھا گیا ہے کہ ڈی سی کو اس کے Answer کے لئے لکھا گیا ہے لیکن ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا ہے، تو اگر ہمارے اسمبلی کے جوابات ایک ڈی سی نہیں دے رہا ہے تو پھر ہم اس کے لئے کیا کریں؟ دوسرا پھر انہوں نے کہا ہے کہ نامعلوم وجوہات کی بناء پہ اس کو ڈراپ کیا گیا ہے، تو پھر یہ وجوہات ہم کس سے مانگیں گے؟ اگر اس ہاؤس کو گورنمنٹ وجوہات نہیں بتا سکتی تو پھر ہم کس سے ان کی وجوہات مانگیں گے؟ اگر ایک اے ڈی پی سکیم تھی، اس کے لئے لوکیشن بھی تھی، اس کے لئے 16 کروڑ روپے بھی ایلوکیٹ کئے تھے، ظاہر ہے اس کی ڈیمانڈ تھی، پھر اس کو ڈراپ بھی کیا گیا اور پھر وجوہات بھی نامعلوم ہیں تو پھر کس سے ہم وجوہات معلوم کریں؟

<u>جناب سپیکر</u>: میر کلام صاحب، سپلیمنٹری پلیز۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: تھینک یو جناب سپیکر، میڈم نے جو بات کی، میں بھی یہی بات کہہ رہا ہوں کہ اس کو نسچن میں بھی یہاں پہ لکھا ہے کہ نامعلوم وجوہات کی وجہ سے، جناب سپیکر، آپ یقین کریں کہ یہ نامعلوم کے الفاظ سے ہم اتنے تنگ آ گئے ہیں کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے ہیں، کہ قبائلی علاقے میں جو بھی کچھ ہوتا ہے سب کے سب نامعلوم، میرے حلقے میں دو روڈز ہیں جو کہ اس کے لئے سپیشل فنڈر کھا گیا تھا، دو تین بار کمیٹیاں بنائی گئیں کہ ڈی سی چیئرمین ہو گا، ڈی سی کنوینر ہو گا، فوج کے ساتھ اس پہ بات ہوئی، اس سارے پراسیس کو پانچ چھ مہینے کے بعد Approve کر دیا، سب کچھ دو روڈوں کے لئے جناب سپیکر، اس کے بعد 16 اپریل کو پی اینڈ ڈی سے ایک لیٹر آیا ہے کہ اس میں وہ سارا کا سارا فنڈ بیوٹی فیکیشن میں تبدیل کیا ہے، کئی جگہوں پہ جو دو دکانیں ہیں، اس کے لئے چھ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے، کہیں پہ آٹھ دکانیں ہیں اس کے لئے دس کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے تو جناب سپیکر، اگر اتنی بے بسی ہے تو پھر یہاں پہ صاف

کہہ دیں کہ یہ نامعلوم کالفظ ہمیں معلوم ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہاں اس ایوان کو بھی کوئی بندہ بتا سکے کہ یہ نامعلوم کون ہے؟ قبائلی علاقے میں جو سب کچھ نامعلوم کر رہا ہے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Riaz Khan Sahib, Minister for Communication and Works.

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر صاحب، عصام الدین صاحب کا جو سوال ہے، دو تین حصوں میں ہے اور یہ پہلے حصے کا جو جواب آیا ہے، یہ پورا جواب اسی پہلے والے حصے میں ہی ہے۔ جناب سپیکر، اس طرح ہے کہ یہ آپ کے بھی علم میں ہو گا کہ 2019-20 کو جب یہ اے ڈی پی اور اے آئی پی کے وہ ہو رہے تھے تو اس وقت وہاں پہ ہمارے معزز ممبران اسمبلی بھی نہیں تھے، یہ بعد میں آئے ہیں، تو وہاں پہ کام تو چلانا تھا، ڈیپارٹمنٹ اور ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن وہاں پر Identification سارا کچھ اسی ہی ڈیپارٹمنٹ کے ہی نگرانی میں ہو رہا تھا، اس میں ڈی سی کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی تھی، کیبنیٹ نے اس کی Approval بھی دی تھی، پھر جب یہ آ گئے تو ہمارے بھائیوں کو بھی پتہ ہے کہ اس پہ کیبنیٹ میں بھی بات ہوئی کہ ابھی وہاں ڈسٹرکٹ میں ڈپٹی کمشنر کی نگرانی میں کمیٹی نہیں ہونی چاہیئے، وہاں پر ابھی ہمارے معزز ممبران اسمبلی آئے ہیں اور ظاہری بات ہے یہ ان کا استحقاق بھی ہے اور اس میں سے وہاں پر جہاں بھی ترقیاتی کام ہو رہے ہیں تو ان کی Recommendation پر اور ان کے ساتھ مل کے کیونکہ یہ عوامی نمائندے ہیں، میں اس پہ ایگری ہوں اور یہ 'نامعلوم' والا لفظ اس پر میں نے خود صبح ڈیپارٹمنٹ کو بڑی سخت جھاڑ پلائی ہے کہ آئندہ کے لئے یہ نامعلوم والا لفظ نہیں ہونا چاہیئے اور ان شاء اللہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ کم از کم کمیونیکیشن اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ میں آئندہ کے لئے یہ لفظ آپ دیکھیں گے بھی نہیں ان شاء اللہ۔ باقی جو ابھی آپ نے اے ڈی پی کی بات ہے کہ ہماری سکیم کی ادھر سے Reflect نہیں آئی ہے تو ڈیپارٹمنٹ تو ڈرافٹ تیار کرتا ہے، سکیمز وہاں پر جتنی بھی آتی ہیں تو جہاں جہاں پر ضرورت ہو Recommendations پی اینڈ ڈی کو بھیجواتے ہیں، پھر وہاں سے High-ups کی منظوری کے لئے ادھر چلی جاتی ہیں لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے، یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے بعض اوقات ہماری بھی سکیمز اسی طرح ہو جاتی ہیں، صرف آپ کی نہیں، یہ پورے ہمارے معزز ممبران اسمبلی کو بھی پتہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ بہت زیادہ کام ہو، یہاں پر تو ہر کوئی یہی چاہتا ہے لیکن جو ریسورسز ہیں، جو وسائل ہیں، انہی کے اندر رہ کے کام ہوں گے، باقی نامعلوم والا لفظ ہماری محترمہ صاحبہ نے بھی بات کی ہے تو اس پہ بھی میں نے آپ سے بات

کی ہے کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا ان شاء اللہ، جو بھی ہو گا دلیل کے ساتھ ہو گا، میں آپ کو ادھر بتا دوں گا۔ میر کلام صاحب نے بھی بات کی ہے تو ان شاء اللہ آپ یہ تسلی رکھیں، جتنے بھی ریسورسز ہیں، وسائل ہیں، ہم نے وہاں پر جتنے فنڈز اے آئی پی اور اے ڈی پی کے تحت مرجڈ ایریاز کو دیئے ہیں وہ بھی تو ایک مثال ہے جس میں فیڈرل کی طرف سے اور ہمارے صوبے کی طرف سے ہم ہی دے رہے ہیں، وہاں پر جو وعدے وعید ہوئے تھے، ادھر سے تو ایک روپیہ بھی نہیں آیا اور جو نامعلوم ہے وہ آپ اس پہ تسلی رکھیں ان شاء اللہ کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے جو میں نے بات کی ہے، دلیل اور ثبوت کے ساتھ ان شاء اللہ میں آپ کو بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: جی حافظ صاحب۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر، میں نے نامعلوم کا لفظ نامعلوم وجوہات کے لئے استعمال کیا تھا، اس پہ اس کے Words اور میرے Words میں تضاد ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے کہا کہ آئندہ یہ لفظ 'نامعلوم' نہیں ہو گا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میری ریکویسٹ ہے سر۔

جناب سپیکر: میر کلام کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہے تو ان سے پوچھ لیں گے، یہ آئندہ۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں، اس میں میری عرض ہے منسٹر صاحب سے کہ جب اے ڈی پی میں کوئی بھی سکیم Reflect ہوتی ہے تو وہ ڈراپ نہیں ہوتی، ٹھیک ہے اس کی ایلوکیشن کم ہو جاتی ہے، اس کے لئے فنڈ کم ہو جاتا ہے لیکن انہوں نے ڈراپ کی ہے اور کہہ رہے ہیں کہ نامعلوم وجوہات پہ، تو کون سی نامعلوم وجوہات ہیں کہ آپ نے بالکل سکیم ہی ڈراپ کی ہے؟ ٹھیک ہے آپ کی مجبوری ہم سمجھ سکتے ہیں کہ آپ اس کا وہ فنڈ کم کر سکتے ہیں لیکن یہ نہیں کر سکتے کہ آپ اس کو اڑا دیں، تو میں یہ کہہ رہی ہوں کہ آپ ہاؤس میں جواب دیتے ہو کہ نامعلوم وجوہات پہ ہم اس کو ڈراپ۔۔۔

جناب سپیکر: جی حافظ صاحب۔

حافظ عصام الدین: شکریہ جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے تو اس کمیٹی کی بات کی ہے جو فاٹا میں 2019-20 میں بنائی گئی تھی ترقیاتی کاموں کو Deal کرنے کے لئے، اس کمیٹی پر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے، اس سے پہلے تو ہمیں موقع نہیں ملا کہ اس کمیٹی پر تبصرہ کریں، وہ کمیٹی بھی پتہ نہیں کہ معلوم لوگوں نے بنائی تھی یا نامعلوم لوگوں نے بنائی تھی؟ اس کمیٹی میں منتخب نمائندہ ممبر نہیں تھا، افسوس کی بات ہے اس

ہاؤس کی عظمت اور قدر کا یہ مقام ہے کہ اس کمیٹی کا نہ ایم پی اے اور نہ ایم این اے خواہ وہ اپوزیشن ارکان سے ہو یا حکومتی بینچوں سے ہو، اس کمیٹی کا ممبر نہیں تھا، اس کمیٹی کا چیئرمین ڈی سی تھا اور ساتھ ساتھ پراجیکٹ کا کرنل ہوتا تھا، پتہ نہیں وہ کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹ کا اور اس میں وزیرستان پر حمید اللہ خٹک جیسے کرپٹ ڈی سی کو مسلط کیا گیا کہ 20-2019 میں ایک کلو میٹر روڈ کی منظوری بھی نہیں دے سکا، یہ کتنا افسوس ہے اور منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ فنڈ کی کمی تھی، آپ جب 21-2020 کو فاٹا کے لئے بجٹ پیش کر رہے تھے تو آپ تو اس وقت کہہ رہے تھے، وزیر خزانہ بڑے فخر سے کہ ہم نے فاٹا کے لئے 187 ارب روپیہ مختص کیا ہے، 187 ارب دے رہے ہو اور 16 کروڑ نکال رہے ہو، یہ کون سا فلسفہ ہے؟ اس فلسفے کی تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے، اس فلسفے کو سمجھانے کے لئے منسٹر صاحب کی مہربانی ہو گی کہ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ یہ فلسفہ ہمیں سمجھ آ سکے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:</u> جی جناب سپیکر صاحب، میں نے تو اس کو تفصیلاً بات بتائی ہے لیکن یہ بار بار اس نامعلوم والے لفظ پہ پھر کہہ رہے ہیں لیکن میں نے اس کو کہا ہے کہ یہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے ہوا ہے، جب میں کہہ رہا ہوں آپ کو یہاں پر فلور پہ تو آپ اس کو Endorse کریں اور دوسری بات جو ابھی آپ نے بتائی ہے، کمیٹی بالکل بنی تھی، اس پہ اس وقت تو سب سے بڑا اعتراض تو مجھے بھی تھا لیکن آپ نمائندگان اس وقت وہاں پر مرجڈ ایریا میں نہیں تھے تو وہاں پر تو کام کو تو چلانا پڑتا تھا ناں، وہاں پر ڈی سی Administratively وہ آفیسر تھا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کمیٹی پہلے بنی تھی۔

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:</u> دوسری بات، دوسری بات یہی ہے کہ اس کمیٹی کو ختم کیا گیا ہے، اس میں سے وہ جو کنوینر تھا ڈپٹی کمشنر، اس کمیٹی کو ختم کیا تھا، دوسری کمیٹی بنی ہے، اس کا نوٹیفکیشن ہوا ہے، شاید آپ بھی آفس آئے تھے، میں نے ان کو دکھایا بھی تھا کہ یہ آپ کی کمیٹی ابھی بنی ہے، وہاں پر لوکل جو Representatives ہیں وہ بھی اس میں ہیں، اس طرح تو نہیں ہے کہ اس کمیٹی میں وہاں کے عوامی نمائندے نہیں ہیں اور فنڈز کے حوالے سے، ابھی ہم مرجڈ ایریاز میں جتنا کام ادھر کر رہے ہیں، آپ دیکھ رہے ہیں، آپ کے علم میں بھی ہے، سب کو پتہ ہے، ان شاء اللہ Gradually سارا کام ہوتا جائے گا، آپ کی اگر کوئی سکیم اس میں نہیں ہے تو Next آنے والی اے ڈی پی میں ان شاء اللہ

تعالیٰ ہم اس کو شامل کریں گے۔باقی سکیم کے حوالے سے محترمہ نے بات کی ہے، سب سے پہلے Identificationہوتی ہے،Identification کے بعدپی سی 'ون' تیار ہوتا ہے،پی سی 'ون' جب آجاتا ہے لیکن وہ سکیم جواے ڈی پی میںReflect ہوتی ہے،اگراس کیReflectionہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اب توانہوں نے یقین دہانی کرادی ہے۔

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:</u> میں،میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرادی ہے کہ۔۔۔۔۔

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:</u> جناب سپیکر صاحب، میں یہ بتاتا ہوں کہ اگراے ڈی پی میںReflectionہے،اے ڈی پی نمبر، سکیم نمبر تھے اوراگر وہاں سے وہ باہر ہو گئی ہے تو بے شک آپ مجھے دے دیں،آپ آفس آجائیں مجھے بتادیں،میں پوراآپ کواس سے نکال کے دے دوں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ ان سے مل لیں،ان شاءاللہ۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> مختصر سی بات ہے کہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب نثاراحمد:</u> جناب سپیکر، مجھے بھی اس حوالے سے ایک دو منٹ کاٹائم دیں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ذراحافظ صاحب کامسئلہ ختم ہونے دیں ناں، جی حافظ صاحب۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> یہ بات سمجھ نہیں آرہی ہے جناب سپیکر صاحب، یہ تو بڑی آسان اور ہر ایک کو سمجھ آنے والی بات ہے کہ 187ارب روپے ہیں اور ہمیں سالانہ 110ارب روپیہ دیاجارہاہے، ہمارے دو سال ہو گئے، یعنی کے پی کی گورنمنٹ ہماری 220ارب روپے کی مقروض ہے، فاٹا کے لئے 220ارب میں 16کروڑ بھی ہمیں نہیں ملے وہ بھی اے ڈی پی سے نکالے تو ابھی یہ کس چیز کی یقین دہانی کرارہے ہیں؟ یہ تو کہہ رہے ہیں کہ فنڈ کی کمی ہے، یہ یقین دہانی ابھی بار بار کس بات کی کروارہے ہیں؟اوراس بات کی وجہ سے نکال بھی دیا کہ فنڈز نہیں ہیں، فنڈز کی کمی ہے، توOngoing سکیمیں ابھی بھی چل رہی ہیں، کس کے لئے ریلیز ہوتی ہے؟تو یہ اے ڈی پی سے کیوں نکالے؟

<u>جناب سپیکر:</u>ابھی کیا کریں پھر؟

<u>حافظ عصام الدین:</u> اے ڈی پی میں ہوتا تو چلوآسان بات ہوتی کہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر صاحب، میں نے ان کو یہی کہا ہے کہ اگر ان کی سکیم Reflect ہے-----

جناب سپیکر: جی نثار خان، نثار خان کوئی بات کر رہے ہیں، مسئلے کے حل کی طرف جائیں ناں جی، نثار خان کا کوئی جی۔

جناب نثار احمد: تھینک یو سپیکر صاحب، آنریبل منسٹر صاحب نے بولا ہے کہ پہلی کمیٹی ختم ہو گئی ہے، جب دوسری بنی تو وہ بھی ہم ایکس فاٹا والوں کو بتادیں کہ وہ کون ہیں اور وہ کہاں سے ہیں؟ ہمیں معلوم نہیں ہے کہ دوسری کمیٹی کہاں سے بنی ہوئی ہے، کہاں کے ہیں یا ہمارے علاقے کے لئے سوچتے ہیں کہ نہیں سوچتے ہیں؟ ہمیں کوئی پتہ نہیں ہے، اس طرح ہمارے اربوں روپے اوپر سے تقسیم ہو رہے ہیں، ہمیں کوئی پتہ نہیں ہے کہ ہمارے علاقوں میں، ہمارے ضلعوں میں کون سی طرف سے کام ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، 'لاسٹ ورڈز' ، آج جمعہ بھی ہے۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر صاحب، جو کمیٹی بنی ہے، وہ Officially notified ہے، میں اس کو نوٹیفکیشن دے دوں گا، آپ کو میں نوٹیفکیشن دے دوں گا اور دوسری بات۔

جناب نثار احمد: جناب سپیکر، دیکھیں یہ نئی کمیٹی ہے، اس میں تو کوئی اسمبلی ممبر ہی نہیں ہے، ہمیں تو کوئی پتہ ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں نوٹیفکیشن دے دوں گا۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: اور دوسری بات جناب سپیکر، میں مولانا صاحب کو یہ بتا رہا ہوں، میں تو ان کو آسان لفظوں میں بتا رہا ہوں، اگر آپ کی سکیم اے ڈی پی میں Reflect ہے یا اے آئی پی میں ہے، اگر اس کی منظوری ہوئی ہے اور منظوری کے بعد اگر وہ اس سے نکالی گئی ہے تو بے شک میں آپ کو اس پہ Bound ہوں۔

حافظ عصام الدین: میں آپ کو دکھا دوں گا۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: آپ مجھے دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ دے دیں ناں کوئی چیز، جو چیزیں یہ مانگ رہے ہیں، کیا یہ اے ڈی پی کی سکیم ہے؟

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: لیکن اگر ڈرافٹ اے ڈی پی بن رہی ہے، ڈرافٹ اے ڈی پی میں آپ کی سکیم ہے تو وہ تو ڈرافٹ اے ڈی پی ہے، تو فائنل بک میں تو وہ نہیں ہے ناں۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر صاحب، نہیں جی، منظوری کا پراسیس تو ہمیں بھی پتہ ہے کہ جب اے ڈی پی میں کوئی سکیم آتی ہے تو منسٹر صاحب بھی مانتے ہیں کہ 20-2019 کی اے ڈی پی میں یہ سکیم ہے، یہ تو میں نہیں کہہ رہا ہوں، یہ تو ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے۔

جناب سپیکر: ریاض خان صاحب، یہ جو اے ڈی پی نمبر 825 ہے، اس میں ان کے 16 کروڑ روپے ہیں، اب اس میں ایلوکیشن کتنی ہے؟ وہ اس میں چیک کروالیں اور ان کو ریلیز شروع کرادیں۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: ٹھیک ہے، یہ میں چیک کروادوں گا۔

جناب سپیکر: کیونکہ یہ 20-2019 کی اے ڈی پی سکیم نمبر 825 ہے، ٹھیک ہے اور پھر وہ جو ایلوکیشن ہے وہ کردیں اور اگر کوئی اور زیادتی ہوئی ہے تو Re-Appropriation بھی کر کے ان کا مسئلہ حل کرادیں۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر، اس کا کوئی ٹائم فریم بھی دے دیں ناں کہ کب تک ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: بس ہو گیا، میں نے بھی آپ کی حمایت کر دی ہے۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر صاحب، آپ کی اور منسٹر صاحب کی مہربانی ہو گی کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، یہ جو منسٹر صاحب فرما رہے ہیں، یہ کام بھی ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اور بہت سارے جو سی اینڈ ڈبلیو میں وہاں گھپلے ہوتے ہیں تو وہ۔۔۔

جناب سپیکر: اوہو، وہ آپ کو پیسے لے کر دے رہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ کمیٹی میں بھیج دیں۔

حافظ عصام الدین: پیسے دیں گے، پیسے تو وہ پہلے سے کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اوہو، 170 ارب میں سے 16 کروڑ آپ کو دلا رہے ہیں جو آپ کہہ رہے ہیں۔

حافظ عصام الدین: اس کو ڈیفر کر دیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر، میں یہ کہہ رہی ہوں کہ اس کے لئے کوئی ٹائم فریم وہ کر لیں کہ وہ پیسے کب تک ہو جائیں گے؟

جناب سپیکر: انہوں نے اے ڈی پی نمبر نوٹ کر لیا ہے، آپ کو وہ پیمنٹ ریلیز کرتے ہیں۔

حافظ عصام الدین: ٹھیک ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر، میں آپ سے یہ کہہ رہی ہوں کہ منسٹر صاحب نے تو بات کر دی ہے لیکن اگر اس کے ساتھ ٹائم فریم بھی دے دیں تو اچھا ہو گا۔

جناب سپیکر: ٹائم فریم ہی ہے، بس اب جلد ہی یہ پیسے ریلیز ہونے والے ہیں، اسی میں ہی ہو جائیں گے ان کے بھی اور میں خود بھی ان کو دیکھوں گا۔ عنایت اللہ صاحب والا ایک کوئسچن رہ گیا ہے، وہ میں ڈیفر کرتا ہوں۔

Question No. 9424 is deferred on his own request.

کوئسچن نمبر 9136، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، نہیں آئے ہیں؟ کوئسچن نمبر 9392، جناب فیصل زیب صاحب۔ فیصل زیب صاحب، Not around؟ فیصل زمان صاحب، یہ کوئسچنز آ رہے، آپ کو میں بعد میں ٹائم دے دیتا ہوں، فیصل زمان ہیں، فیصل زیب نہیں ہیں، ابھی کوئسچنز آور چل رہا ہے۔ کوئسچن نمبر 9419، جناب سراج الدین صاحب، مائیک کھولیں سراج صاحب کا۔ جناب سراج الدین صاحب، نہیں آئے ہیں تو یہ سوال Lapse ہو گیا۔ نگہت اورکزئی صاحبہ بھی ابھی نظر نہیں آ رہی ہیں، 9389، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ بھی نظر نہیں آ رہی ہیں تو یہ سوال Lapse ہو گیا۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

9136 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2016 سے 2019 تک صوبہ بھر میں کتنی نئی سکیمیں منظور کی گئیں؛

(ب) ان سکیموں کے لئے کتنی رقم مختص اور کتنی رقم فراہم کی گئی، حلقہ، تحصیل اور ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان سکیموں سے کتنے لوگ مستفید ہوئے ہیں، سکیم وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) سال 2016 سے 2019 تک صوبہ بھر میں 53 نئی سکیمیں منظور کی گئیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

مالی سال	نئی سکیموں کی تعداد
2016-17	09
2017-18	20
2018-19	04
2019-20	20
کل	53

(ب) سکیموں کے لئے مختص اور فراہم کردہ رقوم کی تفصیل ضلع وائز اور حلقہ وائز ایوان کو فراہم کی گئی۔

9392 _ جناب فیصل زیب: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اپ لفٹ رورل روڈ کی مد میں ضلع شانگلہ کو ترقیاتی بجٹ فراہم کیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کتنے منصوبوں کے لئے بجٹ مختص و فراہم کیا گیا ہے، تمام منصوبوں کی پراگریس رپورٹ اور مکمل فائل فراہم کریں؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): (الف) نہیں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ اپ لفٹ رورل روڈ کی مد میں دفتر ہذا کو کسی قسم کا بھی فنڈ فراہم نہیں کیا گیا تھا۔

9419 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر ہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں واقع ملازئی ہاؤسنگ سکیم میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں عمل میں لائی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم میں بھرتی کے دوران سوپیر کی پوسٹ پر قاری کی تعیناتی بھی عمل میں لائی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سکیم کے تحت جو ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں، ان بھرتی شدہ ملازمین کے نام، سکیل اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ح) آیا مذکورہ ہاؤسنگ سکیم میں کلاس فور اور مقامی افراد کو ترجیح دینے اور بھرتیوں سے متعلق ایسٹا کوڈ کو فالو کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): (الف) جی ہاں، صوبائی ہاؤسنگ اتھارٹی میں بذریعہ اشتہار مورخہ 10 اکتوبر 2017 کو مختلف ہاؤسنگ سکیموں میں کلاس فور کی آسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں صوبہ خیبر پختونخوا کے ڈومیسائل رکھنے والے افراد سے طلب کی گئیں۔ یہ بھرتیاں خالصتاً میرٹ کو مدنظر رکھ کر عمل میں لائی گئی تھیں۔ مزید یہ کہ کسی بھی مخصوص ضلع یا تحصیل کے افراد کے لئے نہیں کی گئی۔ جب بھرتیوں کا عمل مکمل ہوا تو ضرورت کی بنیاد پر مختلف ہاؤسنگ سکیموں یعنی پشاور، نوشہرہ، کوہاٹ اور ایبٹ آباد میں کلاس فور ملازمین کی تعیناتی کی گئی۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) ملازئی ہاؤسنگ سکیم میں سوپیر کی آسامی پر کسی قاری کی تعیناتی عمل میں نہیں لائی گئی، علاوہ ازیں مذکورہ سکیم میں تعینات کلاس فور ملازمین کے نام، سکیل اور ڈومیسائل کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ح) پی ایچ اے میں تمام کلاس فور ملازمین کی بھرتیاں خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہیں جس میں مقامی افراد نے بھی درخواستیں جمع کروائی تھیں اور ضلع پشاور کے ڈومیسائل رکھنے والے مقامی افراد کی تعیناتی بھی عمل میں لائی گئی ہے۔

9389 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں سال 2015 سے تاحال بھرتیاں عمل میں لائی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کل کتنی بھرتیاں کی گئی ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کے شناختی کارڈز و ڈومیسائل اور پوسٹوں کی تفصیل سمیت خواتین اور معذور افراد کی جو مذکورہ عرصہ میں بھرتی کئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Privilege Motions: Liaqat Ali Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 114, in the House. Mr. Liaqat Ali Khan Sahib. لیاقت علی خان صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب لیاقت علی خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کے رکن ہونے کی حیثیت سے یہ بات اس معزز ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ مورخہ 18 اکتوبر 2020 کو شام کے وقت حلقے کے ایک فرد نے مجھ سے رابطہ کیا کہ میں نے تیمر گرہ ہسپتال میں ایمرجنسی میں ایک مریض لایا ہے لیکن وہاں پر کوئی پرسان حال نہیں ہے، میں نے اس سے کہا کہ ڈیوٹی پر معمور ڈاکٹر سے میری بات کراؤ لیکن ڈاکٹر نے بات کرنے سے انکار کیا اور آخر میں غصے سے انہوں نے اس بندے سے فون کھینچ لیا اور میرے ساتھ بدتمیزی کرنے لگا، میں نے کہا ڈاکٹر صاحب، میری غرض صرف مریض کو سہولت ملنے سے ہے، میری غرض مریض کو وہ سہولت ملنے سے ہے جو ان کا حق ہے، اس بارے میں میں اگر ڈیوٹی پر معمور موجود لوگوں یعنی آپ سے نہیں پوچھوں گا تو کس سے پوچھوں گا؟ ڈاکٹر نے کہا کہ میرے پاس آپ کے ساتھ بات کرنے کے لئے وقت نہیں ہے، میرا نام ڈاکٹر عادل ہے اور فلاں میرا گاؤں ہے جو کر سکتے ہو کر لو، آپ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا استدعا کی جاتی ہے کہ تحریک کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، ٹھیک ہے بھیج دیں۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the privilege motion No. 114, moved by the honorable Member, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the privilege motion is referred to the Committee.

تحریک التواء

Mr. Speaker: Item No. 6 'Adjournment Motions': Mr Akram Khan Durrani Sahib, Mr. Ahmad Kundi Sahib and Ms. Humaira Khatoon Sahiba, to please move their joint adjournment motion No. 230, in the House. Who will move? Ji, Humaira Khatoon Sahiba.

محترمہ حمیرہ خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر انتہائی اہم اور مفاد عامہ کے مسئلے پر بحث کی میں اجازت دینے کی درخواست کرتی ہوں، وہ یہ کہ صوبہ بھر میں بجلی اور گیس کی لوڈشیڈنگ ناقابل برداشت حد تک بڑھ گئی ہے، عوام سارا سارا دن اس عذاب میں مبتلا رہتے ہیں کہ بجلی اور گیس اب آجائے گی یا کب؟ اسی وجہ سے گیس لیکیج اور بجلی کی کم وولٹیج اور شارٹ سرکٹس کی وجہ سے آئے روز دل خراش حادثے بھی ہوتے رہتے ہیں، معاملے کی نوعیت، سنگینی اور عوام کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے معزز ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، اس میں جو End میں دو نکات دیئے گئے ہیں، وہ وولٹیج کی کمی اور شارٹ سرکٹس کے جو واقعات ہیں اور یہ مسئلہ انتہائی اہم نوعیت کا ہے، لہذا آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس پہ بحث کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور Public importance کا مسئلہ ہے، میں صرف اتنی ایک بات اس کے اوپر کر دوں کہ پچھلے دنوں میں گیس کی جو لوڈشیڈنگ ہے یا کمی ہے، وہ بہت زیادہ ہو گئی تھی اور اس میں پھر چیف منسٹر صاحب نے خود اس کا نوٹس لے لیا اور SNGPL کے جو لوگ ہیں، ان کو بلایا، اس کے بعد تھوڑی بہت بہتری آئی ہے۔ اس کے علاوہ جو بجلی کا مسئلہ ہے تو سر، یہ مسئلہ ایک لانگ ٹرم سے چلا آرہا ہے، ابھی ہماری جو پروڈکشن ہے وہ تقریباً کافی ہے لیکن ہمارے صوبے کے اندر ٹرانسمیشن کا جو

سسٹم ہے تو میں دو ہفتے پہلے فیڈرل منسٹر انرجی اینڈ پاور عمر ایوب خان کے پاس گیا تھا، ان سے میری بات بھی ہوئی تھی اور ایک بہت بڑا ایک فنڈ Exact figures تو مجھے ابھی یاد نہیں ہیں، میں وہ بحث پھر ہاؤس کے سامنے رکھوں گا کہ اس کی منظوری ہو چکی ہے اور اس صوبے کے اندر جتنا بھی ٹرانسمیشن سسٹم ہے، اس کو پورا تبدیل کیا جائے گا تاکہ یہ Low voltage کے مسائل ختم ہوں۔ تو سر، بالکل یہ Public importance کا ایشو ہے تو آج اس کو اگر ہاؤس بحث کے لئے منظور کرلے تو اچھی بات ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایڈمٹ کردیں۔

The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honorable Member, may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it, the adjournment motion is admitted for detailed discussion.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Speaker:</u> ‘Call Attentions:’ Munawar Khan Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 1527, in the House.

<u>جناب منور خان:</u> تھینک یو جناب سپیکر، یونیورسٹی کی مروت میں بہت سی غیر قانونی بھرتیاں ہوئی ہیں جس میں سے ڈیٹیل میرے پاس ابھی موجود ہے، پورا پلندہ میرے پاس آیا ہوا ہے لیکن جناب سپیکر، میں اس غیر قانونی بھرتیوں کے بارے میں صرف یہی کنسرنڈ منسٹر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا کوئی ایڈورٹائزمنٹ، کوئی ڈیٹیل ابھی تک مجھے نہیں ملی کہ انہوں نے یہ بھرتیاں کیسے کی ہیں اور کوئی ایڈورٹائزمنٹ ان کے ساتھ ہے یا نہیں ہے؟ لیکن جناب سپیکر، افسوس کی بات ہے کہ آپ کے دور میں آپ کے ایک ایجوکیشن منسٹر تھے اور اس یونیورسٹی کے پیچھے آپ کی بھی بڑی وہ تھی کہ ہم نے ایک مروت یونیورسٹی کے بارے میں کتنی Struggle کی ہے لیکن اب وہاں پہ حالت یہ ہے کہ تین سال سے ان کے ساتھ ایک پی ایچ ڈی لیکچرار، پروفیسر ٹیچنگ کا کام کر رہا تھا لیکن اچانک ان کو نکال دیا گیا اور یہاں پہ بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے ڈیلی ویجز پہ بھرتیاں کی ہیں، جناب سپیکر، انہوں نے جو ڈیٹیل بتائی ہے وہ ڈیٹیل میرے پاس بھی ہے کہ انہوں نے 96 اپوائنٹمنٹس کی ہیں اور اس میں سے تقریباً چالیس نمبر کے کلاس فور، نائب قاصد اور یہ سیکورٹی گارڈ اس قسم کے لوگوں کو بھرتی کئے ہوئے ہیں اور یہ میرے حلقے کی نئی

یونیورسٹی ہے اور ہم نے اس کے پیچھے بہت Struggle کی ہے لیکن ہمیں ابھی تک پتہ ہی نہیں چلا کہ یہ چھیالیس بندے انہوں نے کیسے بھرتی کئے ہوئے ہیں؟ اور ڈیلی ویجز پہ بھرتی کئے ہیں، وہ کہہ رہے کہ ہمارے پاس ان کا کوئی میرٹ بھی نہیں ہے تو میں کنسرنڈ منسٹر سے یہ کہتا ہوں کہ اگر اس کی کوئی کمیٹی بنائی جائے یا یہ کسی ایجوکیشن کی کمیٹی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Are you sure کہ 29 ٹیلی فون آپریٹرز ہیں؟

جناب منور خان: جی۔

جناب سپیکر: Are you sure کہ 29 ٹیلی فون آپریٹر بھرتی ہوئے ہیں؟

جناب منور خان: نہیں، لاسٹ میں انہوں نے Application کی بات کی ہے سر، جو تقریباً 40 ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے لکھا ہے کہ 29 ٹیلی فون آپریٹرز ہیں۔

جناب منور خان: یہ شروع میں Candidates ہیں، یہ مجھے بتایا گیا کہ 29 بھرتی کئے گئے لیکن یہ صرف Candidates ہیں، ابھی ان کے پاس ڈیٹیل آگئی ہے لیکن 40 کے قریب انہوں نے کلاس فور، نائب قاصد اور سیکورٹی گارڈ، ڈرائیور اس قسم کے لوگ بھرتی کئے ہیں لیکن Without کوئی ایڈورٹائزمنٹ اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے ڈیلی ویجز پہ اس کو بھرتی کیا ہے یا کر رہے ہیں، تو سر، ریکویسٹ یہی ہو گی کہ اس کے لئے کوئی کمیٹی بنادیں یا کسی کنسرنڈ کمیٹی کے پاس بھیج دیں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، میں شکریہ ادا کرتا ہوں، یہ کال اٹینشن نوٹس ہے اور انہوں نے لکی مروت یونیورسٹی کے بارے میں پوچھا ہے اور وہاں پر جو اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، ان کے بارے میں پوچھا ہے، یہ آپ کے علم میں تو بہت بہتر ہے، چونکہ آپ نے Last tenure میں یہ Portfolio سنبھالا ہوا تھا کہ 2017 میں یہ یونیورسٹی بنی ہے، اس سے پہلے یہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی بنوں کا یہ کیمپس تھا اور یہ بھی ہے جی کہ جب سے یہ یونیورسٹی بنی ہے، یعنی 2017 سے ریکارڈ کی درستگی کے لیے میں بات کر رہا ہوں کہ ابھی تک اس میں ایک بھی ٹیلی فون آپریٹر بھرتی نہیں ہوا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ غیر قانونی طور پہ 29 ٹیلی فون آپریٹرز بھرتی ہوئے ہیں لیکن میں ریکارڈ کو درست کرنے کے لیے بتا رہا ہوں، اب اس میں دوسرا یہ ہے کہ اس لکی مروت یونیورسٹی کے تین کیمپسز ہیں، مین کیمپس جو گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ

کالج لکی مروت ہوا کرتا تھا، وہاں پر ہے اور دوسرا گمبیلا کیمپس ہے جو کہ اس وقت رینٹل بلڈنگ میں کام کر رہا ہے اور تیسرا ٹاؤن کیمپس گورنمنٹ کامرس کالج تاجہ زئی میں قائم ہے۔ سر، میں یہاں پر ریکویسٹ کروں گا کہ چونکہ حاجی منور خان صاحب ہمارے آنریبل ممبر ہیں اور انہوں نے بڑی ڈیٹیل سے ایمپلائمنٹس کے حوالے سے ایشوز اٹھائے ہیں، تو میری ریکویسٹ یہ ہو گی، وہ تو Experienced parliamentarian ہیں، میں ان کو کیا ریکویسٹ کروں گا لیکن کال اٹینشن نوٹس کے اوپر اتنی زیادہ ڈیٹیل آ نہیں سکتی، اس میں اتنا ٹائم نہیں ہوتا ہے، میری تو سر، ان سے یہی ریکویسٹ ہو گی کہ یہاں پر اسمبلی میں یہ As a Question وہ جمع کروائیں اور یہ ساری ڈیٹیلز منگوالیں تو ڈیپارٹمنٹ کا بھی حق ہوتا ہے کہ جب یہاں پر ایک بات آ جاتی ہے تو ڈیپارٹمنٹ کا حق ہوتا ہے کہ وہ ساری ڈیٹیلز جمع کرائیں، ممبر اس کو دیکھیں، اگر وہ مطمئن ہیں، Formally اس طرح تو میرے پاس بھی ڈاکیومنٹس ہوں گی، سب کے پاس ہوں گی لیکن Formally ڈیپارٹمنٹ کا حق ہوتا ہے کہ اس کا جواب دے دے۔

جناب سپیکر: یہ ٹھیک ہے منور خان صاحب، آپ کو ئسچن دے دیں تاکہ فل ڈیٹیل آ جائے۔

وزیر قانون: تو سر، وہ کوئسچن جمع کرائیں، اگر بعد میں مطمئن نہیں ہوتے تو پھر اس کو کمیٹی میں بھیج دیں گے سر، ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ہاں، منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: لیکن کوئسچن تو جمع کروائیں تاکہ ڈیپارٹمنٹ جواب تو دے۔

جناب سپیکر: جی، منور خان صاحب۔

جناب منور خان: سر، ریکویسٹ یہ ہے کہ یہ ڈیٹیل جو مجھے ملی ہے، یہ یونیورسٹی سے ہی ملی ہے تو میں صرف یہی کہتا ہوں کہ اگر وہ وہاں پہ آ جائیں، ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں، یہ ڈسکشن میں آ جائیں گے، منسٹر صاحب بھی ہوں گے اور سیکرٹری ایجوکیشن بھی ہوں گے، سیکرٹری ایجوکیشن کے ساتھ میری ڈسکشن بھی ہو گئی تھی تو انہوں نے مجھے بھی یہی کہا کہ ان کو بلا لیتے ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں کہ واقعی اس قسم کے ڈیلی ویجز پہ آپ Partially لوگ بھرتی کرتے ہیں، تو آپ کہہ رہے ہیں کہ ٹیلی فون آپریٹر کے لئے 29 applications آئی ہیں تو جب Applications آئی ہیں تو وہ تو کوئی ٹیلی آپریٹر تو لے رہے ہیں نا، جب انہوں نے Candidates بتا دیئے ہیں کہ اتنے Candidates نے اپلائی کی ہے لیکن

اس کی ڈیٹیل تو نہیں ہے کہ آپ کتنے بھرتی کر رہے ہیں؟ اس کے لئے تو Candidates 29 نے تو اپلائی کی ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، یہی وجہ ہوتی ہے کہ ابھی انہوں نے یونیورسٹی سے کچھ ڈاکیومنٹس لے لی ہیں لیکن Being a Minister میں جو جواب دے رہا ہوں، چونکہ کال اٹینشن نوٹس میں ڈیٹیل ڈاکیومنٹس نہیں آتیں تو میں ان کے ساتھ اس کے اوپر آج تو کم از کم بحث نہیں کر سکتا ہوں لیکن انہوں نے ایک اچھی بات کی ہے، انہوں نے یہ کہا کہ سیکرٹری کو بٹھادیں گے اور ہمارے جو سپیشل اسسٹنٹ ہیں وہ چونکہ آج سوات کے دورے پر ہیں تو وہ بھی ہوں گے، تو اگر وہ چاہتے ہیں سر، تو Monday کو پھر میں بھی آجاؤں گا، سپیشل اسسٹنٹ ٹو چیف منسٹر فار ہائر ایجوکیشن، سیکرٹری داؤد خان اور آنریبل ممبر Monday کے دن ہم ادھر بیٹھ جائیں گے اور یہ ساری باتیں ادھر Thrash out کر لیں گے، اگر پھر بھی ان کی کوئی Reservations ہوئیں تو بے شک اسمبلی میں لے آئیں، میں اس کو سپورٹ کروں گا کہ وہ کمیٹی میں پھر بھیج دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے منور خان صاحب، Monday کو آپ بیٹھ جائیں ان کے ساتھ، منسٹر بھی ہو گا اور سیکرٹری بھی ہو گا۔

جناب منور خان: ٹھیک ہے سر، یہ میں آپ کے کہنے پہ اور منسٹر صاحب کے کہنے پر یہی چھوڑتا ہوں لیکن پھر ایسا نہ ہو کہ وہ Monday کو آنہیں رہے ہوں اور پھر کہہ رہے ہیں کہ فلاں سیکرٹری فلاں میں Busy ہیں، فلاں بھی Busy ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ انہوں نے فلور آف دی ہاؤس کمٹمنٹ کی ہے۔

جناب منور خان: تو پھر ہم در بہ در پھریں گے اور ہمیں کچھ بھی نہیں کہیں گے۔

جناب سپیکر: انہوں نے فلور آف دی ہاؤس کمٹمنٹ کی ہے۔

Mr. Munawar Khan: Right Sir, thank you, ji.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر دیتا ہوں ایک دو منٹ بعد، ظفر اعظم صاحب کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میری ایک چھوٹی سی بات ہے۔

جناب سپیکر: نہ نہ بیٹھیں، میں کرتا ہوں، نہیں پھر وہ ساروں کا پوائنٹ آف آرڈر، فیصل کا بھی ہے، آپ کا بھی ہے، میں یہ ختم کرلوں ذرا، ظفر اعظم صاحب، دیتا ہوں ٹائم صرف، دو منٹ ٹھہریں نا، ابھی تو آپ آئی ہیں، ذرا ایک دو گھنٹہ بیٹھیں۔ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1539، ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: تھینک یو، سر۔ جناب والا، میں یہ توجہ دلاؤ نوٹس بڑے ایمرجنسی بیس پہ لایا ہوں، ہمارا حیات آباد۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا مائیک نزدیک کریں، ظفر اعظم صاحب، مائیک نزدیک کریں۔

جناب ظفر اعظم: سر، یہ حیات آباد میں آئے روز اغوائیگی اور ٹارگٹ کلنگ ہوتی ہے، چند دن پہلے، میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، پانچ دسمبر کو دو طالب علم ٹیوشن سے آرہے تھے تو خواہ وہ اغواء کار تھے یا اجرتی قاتل تھے، یہ تو ہمیں پتہ نہیں لیکن انہوں نے ان پر فائرنگ کر کے ان دو بھائیوں میں سے بڑا بھائی جو پچیس سال عمر کا تھا، وہ موقع پر ہلاک ہو گیا اور دوسرا بھائی عبدالرحمان ولد ظفر اللہ زخمی ہو گیا، I don't know ایک اغواء کار یا اجرتی قاتل وہ بھی موقع پر قتل ہوا، تو ان قاتلوں کی نشاندہی بھی ہو چکی ہے کیونکہ وہ ایک اغواء کار یا قاتل موقع پر ہلاک ہو چکا تھا، اس کی وساطت سے ان کی نشاندہی بھی ہو چکی ہے کہ نوتھیہ یا Something ادھر ادھر کے لوگ ہیں اور ان کا انفارمر وہ بھی پولیس والوں کو پتہ ہے کہ حیات آباد میں یہ بندہ ان کا انفارمر ہے لیکن ابھی تک پولیس نے کوئی بڑا ایکشن نہیں لیا ہے کہ ہم حیات آباد کے لوگ مطمئن ہو جائیں سر، اس اتوار کو ہمارے حیات آباد کے جتنے بھی سفید پوش لوگ ہیں، انہوں نے میٹنگ بلائی ہے کہ آیا ہم تو حیات آباد میں رہ رہے ہیں، کوئی ہزارہ سے آیا ہے، کوئی جنوبی اضلاع سے آیا ہے، کوئی دیر سے آیا ہے، کوئی سوات سے آیا ہے، تو ہماری اگر یہ حالت رہی، پہلے بڑا اچھا امن تھا لیکن آج سے دو تین مہینے پہلے میں نے ایس پی صاحب کو ٹیلی فون کیا تھا، اب جب یہ لوگ میرے پاس آئے تو ایس پی صاحب کے محرر یا کوئی دوسرا جو ٹیلی فون پر بندہ بیٹھا تھا، انہوں نے کہا کہ وہ تو نہیں ہیں، کہیں گشت پہ گیا ہوا ہے، تو کم از کم اس کو تو یہ چاہیئے تھا کہ اتنا Urgent مسئلہ ہے، دو طالب علموں کی فوتگی ہوئی ہے اور میرے خیال میں I am so sorry to say کہ آج کل تو ایم پی اے کا کیا، منسٹر کا بھی کوئی کچھ نہیں سنتا لیکن سر، میں یہ آپ سے گزارش کروں گا، آپ کی مہربانی چاہوں گا کہ اس کو ہوم ڈیپارٹمنٹ کی کمیٹی کو حوالے کریں تاکہ آمنے سامنے بات ہو جائے، اگر اتوار کو یہ حیات آباد کے لوگ نکل آئیں تو بڑا مسئلہ بن جائے گا، آپ کی توجہ اور آپ کی ہمدردی چاہیئے ان دونوں بھائیوں کے ساتھ۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، بالکل یہ ایک واقعہ ہوا ہے جس طرح آنریبل ظفر اعظم صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے حیات آباد میں اور یہ پانچ تاریخ کو ہوا ہے، آج سے پانچ چھ دن پہلے کا واقعہ ہے، تھوڑا سا ہاؤس کو بتانے کے لئے اور انفارم کرنے کے لئے کہ اس میں اس طرح ہوا تھا کہ عبدالرحمان اور اس کا بھائی حبیب اللہ جو دونوں حیات آباد فیز ون میں رہتے ہیں، وہ گھر آرہے تھے اور ایک موٹر سائیکل پر دو سوار افراد آئے، پہلے انہوں نے ان کے ساتھ ہاتھا پائی کی اور پھر انہوں نے ان کے اوپر فائرنگ کر دی، اس میں حبیب اللہ جاں بحق شہید ہو گیا ہے اور مقتول کی فائرنگ سے نجیب نامی ایک شخص جو اجرتی بتایا جا رہا ہے، وہ بھی موقع پر مر گیا ہے اور اس کا جو دوسرا ساتھی تھا وہ موقع سے فرار ہو گیا تھا، اس میں فرار شدہ ملزم کو ہم نے ٹریس کر لیا ہے اور یکہ توت سے اس کا تعلق ہے، میں اس کا نام بھی Privately پھر بتا دوں گا، میرے خیال میں چونکہ ہم اس کی انویسٹی گیشن اور اس کو Arrest کرنے کے لئے لگے ہوئے ہیں تو میرے خیال میں زیادہ Publicly وہ ڈیٹیل میں نہیں بتا سکتا لیکن میں ان کو Privately بتا دوں گا کہ وہ کون ہیں؟ اور پھر امید ہے کہ ان شاء اللہ بلکہ Surety سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اس کی Arrest بھی تقریباً آپ کو جلد بتا دوں گا کہ وہ Arrest بھی ہو جائے گا۔ دوسرا اس میں جو کمپلینٹ ہے تو انہوں نے کچھ اور لوگوں کو بھی جو کرک سے ان کا تعلق ہے، ان کے اوپر بھی دعویداری کی ہے اور ان کے لئے بھی باقاعدہ، چونکہ یہ 164 کے نیچے وہ عدالت آئے ہیں اور انہوں نے وہاں پہ اسٹیٹمنٹ دی اور ان لوگوں کے اوپر بھی ایکوزیشن لگائی ہے جو کرک میں رہتے ہیں تو سر، میں ہاؤس کو بھی انفارم کرنا چاہتا ہوں اور آنریبل ممبر کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ کرک میں جن لوگوں کے اوپر دعویداری ہوئی ہے تو ان کو Arrest کرنے کے لئے ڈی پی او کو انسٹرکشنز چلی گئی ہیں تو وہ بھی جلد Arrest ہو جائیں گے اور وہ خود پھر آ کے بتا بھی دیں گے، ان کو پتہ بھی لگ جائے گا۔ یہ جو سارا سلسلہ ہے اس میں ایک بات کہنا ضروری ہے اور اس میں حیات آباد کے حوالے سے بھی بات ہے، چونکہ یہ تو کرک سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں اور حیات آباد میں رہتے ہیں تو بالکل جی اگر حیات آباد نہیں، بلکہ میرے خیال میں اس صوبے کے کسی بھی کوئی اگر گاؤں بھی ہو، کوئی دیہات بھی ہو تو وہاں پر بھی یہ حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے، پولیس کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ گشت کرے، پولیس وہاں پہ اپنی پیٹرولنگ کرے اور اس طرح کی چیزوں کو کنٹرول کرے لیکن سر، آپ کو پتہ ہے دنیا کے کسی بھی ملک میں یہ گارنٹی نہیں دی جا سکتی ہے لیکن حکومت نے بالکل اس پر اپنا فل نوٹس لے لیا ہے

اور جو حیات آباد کے اندر ہے، یہ ضروری ہے کہ ان لوگوں کے درمیان پہلے سے دشمنی چلی آرہی تھی، یہ بھی اس ہاؤس کو انفارم کرنا بڑا ضروری ہے جن لوگوں نے دعویداری کی ہے، انہوں نے خود اپنی ایف آئی آر میں یہ لکھا ہوا ہے اور بتایا ہے کہ ان کے ساتھ ہماری پرانی دشمنی چلی آرہی ہے تو یہ بھی ایک Fact ہے کہ ٹارگٹ کلنگ تھی لیکن وہ پہلے سے دشمنی پہ تھے، تو میں Assure کرانا چاہوں گا کہ میرے پاس پوری فائل موجود ہے، میں زیادہ ڈیٹیل، چونکہ کیس اس وقت Sensitive موڑ پہ ہے اور Accused کو Arrest کرنا سب سے زیادہ اہم اور ضروری ہے تو میرے پاس پوری فائل ہے، میں ظفر اعظم صاحب کو Privately بتادوں گا جو جو اس کے اندر اس وقت ہو رہا ہے اور ان شاء اللہ بہت جلد ہم ان کو گرفتار کریں گے، حکومت کی ذمہ داری ہے، ان شاء اللہ اپنے لوگوں کو ہم تحفظ دیں گے، اس طرح کا جرم جب ہو تو ان مجرموں کو ہم Convict کرائیں گے اور سزا دیں گے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ فیصل زمان صاحب کوئی پوائنٹ آف آرڈر اٹھا رہے ہیں، فیصل زمان صاحب، جی فیصل زمان صاحب۔

<u>جناب فیصل زمان:</u> شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ہونا تو یہ چاہیئے کہ جب ہم یہاں پہ جمع ہوتے ہیں تو لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے لیکن آج میں جو بات آپ سے کہہ رہا ہوں وہ اپنے لئے کیونکہ میرے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے، اس معزز ایوان کو شنوائی کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، میں 3 تاریخ بروز جمعرات اسلام آباد کے لئے روانہ ہوا اور جب میں اسلام آباد پہنچا تو مجھے کال آئی کہ آپ کے گھر پولیس نے چھاپہ مارا ہے تو میں پریشان ہو گیا کہ چھاپہ کس لئے؟ میں تو ان کے سامنے سے گزر کے آیا ہوں تو پتہ چلا کہ وہ آپ کے انتظار میں تھے کہ جب آپ گھر سے جائیں گے تو چھاپہ ماریں گے اور چھاپہ بھی کیا تھا؟ چھاپہ مارا تو ساتھ سادہ لباس میں پولیس والوں نے مووی کیمرے اٹھائے ہوئے تھے، میرے والد صاحب چونکہ وہاں پہ ایک معزز بزرگ ہیں، ان کو ہراساں کیا اور مووی کیمروں سے بنائی گئی ویڈیو کو سوشل میڈیا پہ چلایا، جب میں گھر پہ واپس آیا تو پتہ چلا کہ میرے گھر سے نو ہزار ڈالر جو کہ میری بہن نے امانتاً رکھوائے تھے کہ آپ کا گھر بڑا Safe ہے، آج کل حالات خراب ہیں لیکن اس کو پتہ نہیں تھا کہ آج کل قانون کے محافظ ہی ڈاکو ہیں (شیم شیم کی آوازیں) اور انہوں نے نو ہزار ڈالر اور ایک انگوٹھی، وہ ہمارے متعلقہ تھانہ غازی کا ایس ایچ او جس کا نام خالد الرحمان ہے، انہوں نے غائب کئے ہیں۔ جناب سپیکر، آپ بھی اسی علاقے کے ہیں، اسی ڈویژن کے ہیں، آپ کو پتہ ہے جو حالات چل رہے ہیں، میں اس پہ بات نہیں کرتا

کہ جو کیسز میرے پہ بنانے کی کوشش کی جاری ہے یا میرے دامن کو داغدار کیا جارہا ہے، کوئی مسئلہ نہیں اس کو ان شاء اللہ عدالتوں میں Face کروں گا، ہمیں عدلیہ پہ بھروسہ ہے لیکن یہ جو کارروائی ہوئی ہے، اس کو میں غیر قانونی چھاپہ سمجھتا ہوں کہ میرے خیال سے آپ کو بھی انفارم کرنا چاہیئے تھا، اگر میری گرفتاری مقصود تھی تو ہم تو سیاسی لوگ ہیں، ہمیں صرف ایک فون کرتے کہ جی آپ ذرا تھانے آجائیں یا ڈی ایس پی کے آفس آجائیں، ہم چلے جاتے لیکن جناب سپیکر، یہ صرف ایک ملی بھگت تھی کہ ایک میڈیا ٹرائل ہو، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہوئی ہے، اس ایوان کے ساتھ ہوئی ہے، یہاں پہ بڑے Senior politicians بیٹھے ہیں، نگہت بی بی بھی بیٹھی ہوئی ہیں، ظفر اعظم صاحب 2015 سے، آپ خود 2015 سے ہیں اور بہت سے میرے جو ہمارے ایم پی ایز ہیں تو وہ آپ کو پتہ ہوگا کہ ہمارا کردار کیا ہے یا ہمارا ماضی کیا ہے؟ ہم نے تو جب بھی الیکشن لڑا ہے خدمات کی Base پہ لڑا ہے اور حالات جیسے بھی ہوں، اللہ کے فضل سے لوگوں نے عزت دی ہے اور میری جو ہمیشہ جو بھی اکثریت رہی ہے وہ کوئی چند سو کے حساب سے نہیں رہی جبکہ ابھی بھی جو میری Lead ہے وہ پچیس ہزار ہے، تو میڈیا ٹرائل کے ذریعے اس سے کیا ثابت ہوگا؟ اور میرے جو Well wishers ہیں، میرے دوست ایم پی ایز ہیں، وزیر ہیں، انہوں نے متعلقہ ایس ایچ او کو فون کیا تو وہ ایک ہی بات کرتے رہے کہ جی اوپر سے پریشر ہے، تو آیا اوپر سے یہ پریشر تھا کہ اس کے گھر ڈاکہ ڈالا جائے اور پیسے بھی لے جائیں کہ نو ہزار ڈالرز اس کے گھر سے اٹھا کے لے جائیں، تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اس سے پوچھا جائے کہ کونسا پریشر تھا کہ اس کے گھر ڈاکہ ڈالا جائے اور جہاں تک کیسز کی بات ہے، یہ ایک بیان ہے، یہ ایک کہانی ہے بچوں کی، پوری سکول کی کتاب ہے، اس کے ذریعے مجھے ملوث کیا جارہا ہے لیکن الحمد للہ اس میں بھی کچھ نہیں ہے اور وہ بھی ایک الگ چیپٹر ہے، وہ میں آپ کو ان شاء اللہ اپنے معزز ایوان کو بتاؤں گا کہ کس طرح ہمارے پاس مقامی سی ٹی ڈی کا ایک ایس پی جو کہ پہلے میرے ہی حلقے میں تھا، میرے سیاسی مخالف سے انہوں نے مجھے شامل کرنے کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپے وصول کئے، وہ ایک علیحدہ بات ہے، اس کو چھوڑتے ہیں، وہ بھی جب میں آؤں گا عدالت سے ان شاء اللہ سرخرو ہوکے آپ کے سامنے پیش کروں گا، ابھی کیس عدالت میں نہیں ہے، ابھی صرف مجھے شامل کرنے کے لئے ایک کہانی بنائی جارہی ہے، ہمارے Senior politicians بیٹھے ہیں اور بڑے معروف قانون دان بھی ہیں، میں نے ان کو بھی کیس پڑھایا ہے، اور بھی میرے صحافی، میرے جو معزز ممبران ہیں، ان کو میں ایک ایک کاپی دینے کو تیار ہوں کہ پڑھ لیں لیکن جناب

سپیکر،اگر ایک ایس ایچ او عوامی نمائندے کو نہیں بخشتے تو عام کے لئے اس کا کیا حال ہوگا؟ یہ تو ڈاکہ ہے اور ایسی کالی بھیڑوں سے پورا ڈیپارٹمنٹ بدنام ہوتا ہے،اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری پولیس نے قربانیاں بھی دی ہیں لیکن چند ایسے لوگ جو وردی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور ڈاکے ڈالتے ہیں،اور میں نے اسی وقت متعلقہ ڈی ایس پی کو درخواست دی لیکن ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور آج میں نے اس بارے میں اپنے معزز ایوان کو آگاہ کیا کہ اتنا بڑا ظلم اور زیادتی ایک عوامی نمائندے سے،تو اب یہ آپ کے سامنے ہے،آپ انصاف کریں،اس میں ہماری گورنمنٹ یا اپوزیشن کی کوئی بات نہیں ہے،یہ تو سب کی بات ہے، سیاست ہے،یہ کل ہر کسی پہ آنا ہے،ہو سکتا ہے دوبارہ بھی آجائے کسی کے اوپر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> تھینک یو مسٹر سپیکر،یہ بڑا احساس معاملہ ہے جو ہمارے آنریبل ممبر فیصل زمان صاحب نے فلور کے اوپر اٹھایا ہے اور اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ وہ اب خود بھی کہتے ہیں کہ جی یہاں پر Experience parliamentarians بیٹھے ہیں لیکن خود ان کے سال بھی گن لیں اس اسمبلی کے اندر تو وہ خود بھی Experienced parliamentarians ہیں اور میرے خیال میں تیسرا یا چوتھا دور ہے جو یہ اس اسمبلی کے اندر گزار رہے ہیں،تو یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ اس کو تھوڑا سا الگ الگ ایک طرف رکھنا پڑے گا،ایک طرف اس ہاؤس کا وقار،اس ہاؤس کے ممبران کا وقار اور اس ہاؤس کے ممبران کا وقار اس وجہ سے نہیں ہے کہ ہم کوئی سپیشل مخلوق ہیں لیکن ہمارے اس ہاؤس کے الیکٹیڈ ممبران کا وقار صرف اس وجہ سے ہے کہ اس ملک کے اس صوبے کے لوگوں نے ووٹ دیا ہے،اس کے ذریعے ہم اس اسمبلی میں آئے ہیں تو اصل میں یہ ہمارا وقار اور ہماری عزت نہیں ہوتی،یہ عوام کا وقار اور عوام کی عزت ہوتی ہے جو اس ہاؤس میں ہم اس کو بار بار Reiterate کرتے ہیں۔جناب سپیکر،یہ ہری پور ڈسٹرکٹ کے اندر ایک قتل ہوا،آپ کو پتہ ہے،سب لوگوں کو پتہ ہے،ہم بھی اس کو جانتے ہیں کہ ایک قتل ہوا تھا اور اس کے اندر پولیس نے اپنی کارروائی شروع کی اور ایک سٹیج ایسا آیا جب کچھ لوگوں نے اس کے اندر پھر اسٹیٹمنٹس دیں اور اس سٹیج میں ابھی ہمارے آنریبل ایم پی ایز کو بھی اس کیس کے اندر شامل کر دیا ہے تو میں تو کیس کے بارے میں ادھر ہی رکوں گا کیونکہ جو پروسیڈنگز مثلاً سول جج یا مجسٹریٹ کے سامنے شروع ہیں جو بیان دیا ہے تو وہ بھی Obviously مجسٹریٹ کے سامنے ہی دیا ہے جس میں فیصل صاحب نے وہ بیان دیا ہوا ہے،میں بھی اس کو پڑھوں گا چونکہ جوڈیشل پروسیڈنگز پہ یہاں بات کرنا مناسب نہیں ہوگا کہ اس

کے Merits کیا ہیں Demerits کیا ہیں؟ وہ تو خود فیصل صاحب نے کہہ دیا کہ میں عدالت پر یقین رکھتا ہوں اور عدالت کے سامنے اپنا کیس لڑ کے واپس اسی ہاؤس میں سرخرو ہو کے وہ کہہ رہے ہیں میں آؤں گا، تو میرے خیال میں ہمیں کیس کو تو عدالت کے اوپر چھوڑنا چاہیئے اور عدالت کے اوپر ہمیں اعتماد ہونا چاہیئے۔ میں دوسری بات جو کہہ رہا تھا کہ Differentiate کرنا چاہیئے، اس ہاؤس کے فلور پر انہوں نے ایک اور الزام یہ لگایا ہے ایک پولیس آفیسر کے بارے میں کہ انہوں نے جب ان کے گھر کے اوپر چھاپہ مارا تو کوئی چیزیں وہاں سے اٹھا کے لے گئے تھے جو وہ کہہ رہے ہیں چوری کی ہے تو اب اس کو دیکھنا پڑے گا لیکن سر، میری رائے تو یہ ہو گی کہ فیصل صاحب پریویلج موشن کی شکل میں اس والے واقعے میں، کیس میں تو وہ نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ کیس تو عدالتوں میں زیر التواء ہے لیکن اگر کسی آفیسر نے کوئی غیر قانونی کام کیا ہے کیس سے ہٹ کر تو پھر میرے خیال میں وہ پریویلج موشن سیکرٹریٹ میں جمع کریں، اسمبلی سیکرٹریٹ اس کو دیکھ لے گا، اسمبلی سیکرٹریٹ اس کی Legalities کو دیکھ لے گا اور وہ اس ہاؤس میں آئے تو میرے خیال میں بہتر ہو گا کہ پھر اس کے بارے میں بات ہو جائے۔ باقی سر، آخری بات میں یہ کہنے جا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہاں پر ہاؤس میں موجود جتنے بھی ہمارے ممبرز ہیں، ان کی عزت اور ان کے وقار میں اضافہ ہو، اللہ تعالیٰ سے میری بھی یہی دعا ہے کہ ان کی عزت اور وقار میں اضافہ ہو اور یہ جو سختی ان کے اوپر آئی ہے، انسان کے اوپر سختیاں آتی ہیں، ابھی ایک کیس میں لواحقین نے اگر Nominate کر دیا ہے تو He has to fight this in the courts through the legal system، تو بحیثیت ایک ممبر تو ہماری ہمدردی ضرور ان کے ساتھ ہے لیکن جو قانونی طریقہ کار ہے، Obviously وہ بھی ضرور پورا ہو گا اور وہ اپنے منتقی انجام تک بھی پہنچے گا، تو سر، میرے خیال میں کیس کو ادھر ہی رہنے دیں، اگر ان کا کوئی Grievance ہے، کوئی Illegal کام ہوا ہے تو وہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں پریویلج موشن جمع کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی فیصل زمان صاحب، پریویلج موشن کا جو انہوں نے کہا۔۔۔

<u>جناب فیصل زمان:</u> شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، بات یہ ہے کہ کیس کا کوئی پرابلم نہیں ہے، الحمد للہ اپنے حق کے لئے اور سچ کے لئے Fight کریں گے لیکن یہ تو ایک معزز فورم ہے کہ پریویلج موشن لے آئیں، اب اس سے کیا ہو گا؟ اس ڈاکو نے جو ڈاکہ ڈالا ہے وہ پیسے تو مجھے واپس ملیں گے لیکن کیا اس کے خلاف کوئی کارروائی ہو گی؟ مجھے تو وہ چاہیئے کہ جو اس نے ڈاکہ ڈالا ہے، ایک ہماری عزت خراب کی، اس کے لئے

کیا ہو گا؟ جناب سپیکر، میں یہ کہتا ہوں کہ میں نے درخواست دی ہے، اس پہ کارروائی کریں، اگر اس نے ڈاکہ ڈالا ہے تو اس کو سزا دیں، پریویلج موشن تو میں لے آؤں گا، آپ پاس بھی کر لیں گے، آپ ممبران مہربانی کریں گے لیکن اس کا فائدہ کیا ہو گا کہ ایک آدمی جو ڈاکو بن کے پولیس کی وردی میں گھوم رہا ہے، اس کو کیا سزا ملے گی؟ میرے جو پیسے ہیں اس کا کیا ہو گا؟

جناب سپیکر: دیکھیں، ہمارے پاس دو ہی طریقے ہیں، ایک تو یہ ہے کہ انہوں نے جو پریویلج کیا اس میں ایس ایچ او وہ سارے کمیٹی کے سامنے آ جائیں گے، آپ بھی ہوں گے اور وہاں پہ بات ہو جائے گی اور پھر کمیٹی اس کو سزا دے سکتی ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ ہم ڈی آئی جی ہزارہ سے رپورٹ طلب کر سکتے ہیں کہ وہ اس کیس کے بارے میں ہمیں اسمبلی میں ایک رپورٹ Submit کریں، اس کے بعد ہم اس کو دیکھ لیں گے، تو جو چیز آپ کہتے ہیں ہم وہ کر لیتے ہیں۔

جناب فیصل زمان: ٹھیک ہے، آپ رپورٹ بھی منگوائیں۔

جناب سپیکر: رپورٹ منگوا لیتے ہیں۔

جناب فیصل زمان: اور دونوں حصوں کی منگوائیں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب فیصل زمان: دونوں حصوں کی منگوائیں، رپورٹ منگوانا کوئی جرم نہیں ہے، دونوں حصوں کی منگوائیں تاکہ پورا ایوان سنے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے اور کیا کچھ ہونے والا ہے؟ اور جہاں تک دوسری بات ہے، دونوں رپورٹ منگوائیں اور پریویلج موشن بھی میں پیش کرتا ہوں سر، Kindly پہلے میری پورے ایوان سے ریکویسٹ ہے کہ اس کو Accept کرے تاکہ مجھے انصاف مل سکے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، میں نے اس لئے یہ پریویلج موشن کی بات کی تھی کہ اس میں یہ سارے مسائل حل ہو جائیں گے، وہ رپورٹ بھی آ جائے گی اور یہ پریویلج موشن بھی، ان کا اگر استحقاق مجروح ہوا ہے تو میرے خیال میں وہ جمع کر لیں، آپ قانونی کارروائی تو قانون کے مطابق ہی کر سکیں گے ناں جی، تو میرے خیال میں یہ بہتر رہے گا کہ یہ Impression بھی نہ جائے کہ اسمبلی کورٹ میں یا پولیس کی انویسٹی گیشن کو Affect کرنے کی کوشش کر رہی ہے، میرے خیال میں وہ بھی نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: فیصل، یہ پریویلج ابھی لے آئیں اور اس میں یہ ساری رپورٹیں خود ہی آ جائیں گی۔

جناب فیصل زمان: ٹھیک ہے جی۔
جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی صاحبہ، آپ کیا وہ پریولج ابھی لے آئی ہے؟
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو یہاں پہ میں دو باتیں کروں گی کہ میں اس لئے بھی لیٹ آئی ہوں، آپ کے گھر بھی ٹیلی فون کیا ہے، آپ نہیں تھے پھر آفس بھی ٹیلی فون کیا ہے، جناب سپیکر صاحب، ہمارا Actual جو پریولج بنتا ہے وہ ان سوالات پہ بنتا ہے کہ سوالات Not received، میں اسی لئے دیر سے بھی آئی ہوں کہ مجھے ایجنڈے میں پتہ چل گیا تھا کہ محکمے نے جواب نہیں دیا، بہر حال اس کو چھوڑیں لیکن آئندہ سے آپ رولنگ دیں کہ اگر کوئی بھی محکمہ جواب نہیں دے گا تو ہم اس کے سربراہ پہ پریولج لیکر آئیں گے کیونکہ پریولج یہ کہتا ہے کہ یہ پورے ہاؤس کی بے توقیری ہوئی ہے کہ میرا جو کوسچن ہے وہ اس ہاؤس کی پراپرٹی ہے اور جب میں نے ایجنڈے میں دیکھا تو اس میں صرف میرا نہیں بلکہ دو تین لوگوں کا Not received لکھا ہوا ہے، تو یہ Actual privilege تو اس پہ بنتا ہے۔
جناب سپیکر: کون سے ڈیپارٹمنٹ سے؟
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دوسری بات، جناب سپیکر صاحب، یورپین یونین کی طرف سے اس وقت Dis-info lab کی رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ 77 hundred and fifteen ویب سائٹس، میڈیا ہاؤسز اور کچھ نام نہاد این جی اوز وہ 119 countries میں جناب سپیکر صاحب، ہمارے پاکستان کے خلاف کام کر رہے ہیں اور یہ عمل گزشتہ پندرہ سالوں سے جاری ہے جناب سپیکر صاحب، وہ پندرہ سال سے اقوام متحدہ اور دوسرے ممالک میں ہمارا Image ایک ایسے ملک کے طور پہ لا رہے ہیں کہ جیسے ہم بہت زیادہ کوئی دہشت گرد ملک ہیں کہ ہمارے یہاں پہ لاقانونیت ہے اور وہ جو بھی پروپیگنڈہ کر سکتا ہے وہ پندرہ سال سے ابھی تک جاری ہے اور جناب سپیکر صاحب، یہ انڈیا کا ایک کریمینل ایکٹ ہے جس کے ذریعے وہ یہ کر رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہاں سے انڈیا کو یہ بتانا چاہتی ہوں اور ان ویب سائٹس کو اور اپنی گورنمنٹ سے بھی یہ بات ضرور کرنا چاہوں گی کہ اس کریمینل ایکٹ کے تحت جو کچھ وہ کر رہا ہے تو اس کو فوراً بند کیا جائے اور تمام یورپین یونین جنہوں نے اپنی یہ رپورٹ شائع کی ہے، اس کو مواد بنا کے انٹرنیشنل طور پہ، تو ان کو یہ بتایا جائے کہ یہ انڈیا کی ایک لابی ہے جو پاکستان کو ایک طریقے سے مطلب ایک گرے ایریا کی طرف لے جا رہی ہے، بلیک کی طرف لے جا رہی ہے تو میں یہاں سے انڈیا

کو بھی Warn کرنا چاہتی ہوں کہ یہاں پہ سیاسی اختلافات ضرور ہوں گے، پی ٹی آئی میں بھی ہوں گے، پی ٹی آئی کے ہمارے ساتھ ہوں گے، ہمارے پی ٹی آئی کے ساتھ ہوں گے، مسلم لیگ نون کے پیپلز پارٹی کے ساتھ ہوں گے، پیپلز پارٹی کے دوسرے لوگوں کے ساتھ ہوں گے لیکن As a nation, we are one. اور اگر یہ لوگ باز نہیں آتے، یہ گاہے بگاہے ہمارے ایل او سی پہ بلااشتعال فائرنگ بھی کرتے ہیں، لانچرز بھی پھینکتے ہیں اور ایل او سی پہ ہمیں اپنی معصوم جانوں کی شہادتیں لینا پڑتی ہیں تو جناب سپیکر صاحب، انڈیا کا جو چائے بنانے والا مودی ہے، میں اس کو یہاں سے یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اس قوم کے بیٹے تو کیا بیٹیاں بھی اپنے اس ملک پہ قربان ہونے کے لئے تیار ہیں اور میں یورپین یونین سے مطالبہ کرتی ہوں کہ اپنی ہی رپورٹ کی Base پہ وہ انکوائری کرائے اور ان ویب سائٹس کو، ان چینلز کو اور ان نام نہاد این جی اوز کو فوراً بند کرائے اور 119 countries میں وہ جو ہمارا Bad image پھیلا رہے ہیں اس کو بند کیا جائے۔ Enough is enough. تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب، اس کو Investigate کر لیں، یہ جو انہوں نے بات کی ہے اور اگر یہ چیزیں ہیں جیسے انہوں نے کہا ہے تو اس پہ پھر ریزولیوشن لے کر آئیں۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، میں صرف ایک منٹ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>وزیر قانون:</u> ایک منٹ اس کے اوپر بات کر لوں جو نگہت بی بی نے بات کی ہے، میں خوش بھی ہوں کہ اتنی Experienced ہماری پارلیمنٹیرین نے اس کے بارے میں بات کی ہے اور سر، جب یہ بات ہوتی ہے کہ آج کل کی جو جنگ ہے، پہلے زمانے میں ٹینکوں کی اور گولہ بارود کی جنگ ہوا کرتی تھی، آج کل انفارمیشن کی Age ہے اور جنگ انفارمیشن کے فیلڈ میں ہے اور یہ ففتھ جنریشن وار کی جو بات ہوتی ہے، سیکورٹی ادارے جب یہ بات کرتے ہیں تو یہ Exactly وہی ہے جو آج نگہت بی بی یہاں پر کہہ رہی ہیں کہ ویب سائٹس ہیں اور اس طرح کی اور چیزیں ہیں جو ایک Concerted campaign ملک کے خلاف چلاتے ہیں تو سر، یہ Exactly وہ ففتھ جنریشن وار ہے جس کے بارے میں ہمیشہ بات ہوتی ہے اور آپ کے علم میں ہوگا سر، کہ سوشل میڈیا کے لئے فیڈرل گورنمنٹ نے نئے رولز ڈرافٹ کئے ہیں، اس کے اوپر میڈیا کے اندر اور ہر جگہ پہ بھی بڑی ڈیبیٹ چل رہی ہے لیکن یہی ضرورتیں ہوتی ہیں اور یہی جب سیکورٹی ایجنسیز کو پتہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں تو پھر اس ریاست کو اور اس ملک کو اپنا کام مضبوط کرنا

پڑتا ہے، اپنی ڈیفنسز مضبوط کرنا پڑتی ہیں لیکن سر، بالکل اس پر چونکہ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات ہوئی ہے تو اس کے اوپر صوبائی حکومت کا جو کردار ہو گا، میں Assure کرانا چاہتا ہوں کہ اس پہ ہم اپنا کردار ضرور ادا کریں گے۔

جناب سپیکر: جی حمیرہ خاتون صاحبہ۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر: سردار یوسف زمان صاحب، میں نے فلور حمیرہ خاتون صاحبہ کو دے دیا ہے، اس کے بعد آپ لے لیں۔ جی حمیرہ خاتون صاحبہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ حمیرہ خاتون: پہلے میں تھوڑی سی نگہت بی بی کی بات پہ بات کرنا چاہتی ہوں، سب سے پہلے اسی فلور سے جو میری ایک قرارداد منظور ہوئی ہے جس میں فحش ویب سائٹس کے اوپر پابندی کی بات تھی اور وہ قرارداد Already منظور ہوئی ہے، میری جناب سلطان صاحب سے یہ درخواست ہو گی کہ اگر اپنی Implementation کا جائزہ لیں کہ قراردادیں اور جو بزنس یہاں سے منظوری ہوتے ہیں اس کی Implementation کا کیا Criteria رکھا جاتا ہے یا کس کے اس پہ Analysis ہیں؟ اس لئے فحش ویب سائٹس کے اوپر ایک قرارداد Already ہماری اسمبلی نے منظور کی ہے، اس کا ریکارڈ میرے پاس پڑا ہوا ہے، میں سلطان صاحب کو دے بھی دوں گی۔ دوسرا میں نے جو پوائنٹ آف آرڈر پہ ٹائم مانگا ہے، وہ ہے مانسہرہ میں کنگ عبداللہ ہاسپٹل ہے جو کہ اس وقت اس کے آئی سی یو کے اندر آکسیجن مہیا نہیں ہو رہی اور ان کے آئی سی یو کی اس وقت یہ حالت ہے کہ اس میں کوئی وینٹی لیٹر کام نہیں کر رہا، چونکہ کورونا بالکل Peak پر پہنچا ہے اور تمام مریض ایبٹ آباد ہاسپٹل شفٹ ہو رہے ہیں، لہذا ایبٹ آباد کے ہاسپٹل کے اوپر بھی بہت زیادہ رش بڑھ گیا ہے اور کنگ عبداللہ ہاسپٹل میں جو آکسیجن کے مہیا نہ ہونے کی وجوہات کا جو اندازہ لگایا گیا ہے یا میں نے جو پوچھ گچھ کی ہے تو انہوں نے یہ بات کی ہے کہ وہ آکسیجن جو مہیا ہو گی وہ ابھی پائپ لائن میں ہے، تو جناب سپیکر صاحب، میرا یہ ایک سوال ہے کہ اگر ان حالات میں آکسیجن پائپ لائن کے اندر رہے کہ جب آپ کے ہاں کورونا بالکل Peak پر جا رہا ہے اور ایک اتنا بڑا ضلع اور وہاں آکسیجن نہ ہونے کی وجہ سے اس کا آئی سی یو وہ بالکل ظاہر ہے کہ ایک عام وارڈ بن گیا ہے تو اس کے اوپر ایکشن لینے کی ضرورت ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ان کا ایشو ختم ہو گیا مانسہرہ میں؟

سردار محمد یوسف زمان: سپیکر صاحب، آپ کا میں مشکور ہوں جیسا کہ محترمہ حمیرہ خاتون صاحبہ نے مانسہرہ کے حوالے سے بات کی تو وہاں پر آئی سی یو یونٹ بنا ہی نہیں ہے، حالانکہ یہ پچھلے سال جس وقت کورونا وائرس شروع ہوا تھا تو اس وقت چیف منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کی تھی، چیف منسٹر صاحب بذات خود گئے تھے اور کنگ عبداللہ ٹیچنگ ہاسپٹل کا وزٹ بھی کیا تھا لیکن اس وقت سے لے کر ابھی تک اس کا انتظام نہیں ہوا ہے، یہ بات بالکل صحیح ہے کہ وہاں جتنے بھی کورونا کے Patients داخل ہوئے ہیں ان کو پھر ایبٹ آباد شفٹ کیا گیا اور وقت پر آکسیجن نہ ملنے کی وجہ سے کئی Deaths بھی ہو چکی ہیں، تو ابھی جو پچھلے دنوں میرا خیال ہے متعلقہ منسٹر جھگڑا صاحب گئے تھے، میں نے ان سے یہاں پوچھا بھی ہے، انہوں نے کہا کہ جی میں گیا تھا، میں نے وزٹ کیا ہے اور ہم انتظامات کر رہے ہیں لیکن ابھی تک موقع پر کچھ انتظام نہیں ہو سکا حالانکہ واقعی بہت بڑا ضلع ہے، اس سے آگے بٹگرام اور کوہستان سے Patients وہاں پر آتے ہیں اور سارا Burden پھر ایبٹ آباد پر ہوتا ہے اور ایبٹ آباد بھی پورے ہزارہ کا مرکزی ہاسپٹل ہے، وہاں پر پھر اتنی گنجائش نہیں ہوتی تو اس وجہ سے فوری طور پر ایکشن لینے کی بات تھی، اب بھی میں یہ کہوں گا کہ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ایسے سیریس معاملات پہ ان کو Priority دے اور وہاں پر آکسیجن کا انتظام کیا جائے، حالانکہ فنڈ بھی ان کے پاس موجود ہے، جہاں تک میری معلومات ہیں کہ ہاسپٹل کا فنڈ ان کے پاس موجود ہے، صرف اس کو استعمال کرنے کی اجازت دی جائے اور اس کا فوری انتظام کیا جائے کہ مزید اس طرح کی جو اموات ہیں اس سے بچا جا سکے، تو باقی اس کے ساتھ ہی جو ہیلتھ کے حوالے سے ہمارے پورے ضلع میں مختلف جو آر ایچ سیز ہیں، بی ایچ یوز ہیں تو وہاں پر بھی کوئی خاطر خواہ انتظامات نہیں ہیں، ویسے ہی وہاں پر ایک Formality پوری کرنے کے لئے وارڈ بنایا گیا ہے لیکن وہاں پر انتظامات نہیں ہیں، تو اس لئے میں گزارش کروں گا کہ چونکہ یہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہے اور اس پر ابھی اگر توجہ نہیں دی تو کب توجہ دیں گے؟ یہی میری بھی گزارش ہے۔

Mr. Speaker: Ji, Babar Saleem Sahib, Babar Saleem Swati, please open mike.

جناب بابر سلیم سواتی: شکریہ جناب سپیکر، میں شکریہ ادا کرتا ہوں اپنی معزز بہن کی کہ انہوں نے مانسہرہ کا یہ مسئلہ سامنے لایا ہے اور جناب سردار یوسف کا بھی، گزارش یہ ہے کہ 2005 کے زلزلے میں ہمارا

ہسپتال بالکل Demolish ہو گیا تھا، پھر گورنمنٹ کا سعودی فنڈنگ کے ذریعے کنگ عبداللہ کے نام سے فائنانسنگ کا ایک معاہدہ ہوا اور ایک بڑا State of the art hospital معرض وجود میں آیا، ہمارا سعودی گورنمنٹ کے ساتھ یہ معاہدہ ہوا تھا کہ وہ اس کے تمام تر Equipments ہمیں دیں گے جس کے لئے 72 کروڑ روپے مختص تھے تو تقریباً آپ کی سربراہی میں یہیں پہ جب میٹنگ کی گئی تھی تو اس میں میں نے آپ سے ریکویسٹ کی تھی تو اس میں پھر سعودی گورنمنٹ کو Pursue کیا گیا اور ابھی اس کے Equipments کے لئے ٹینڈرنگ ہو چکی ہے جی اور ترکی کے کوئی فرم کو وہ ٹینڈر ملا ہے تو وہ In process ہے، اس کے لئے دو سال کا ٹائم فریم تھا کہ دو سال کے اندر وہ کنگ عبداللہ ہاسپٹل مانسہرہ کو یہ تمام تر Equipments مہیا کرے جس کے بعد وہ بالکل ان شاء اللہ تعالیٰ ٹھیک ہو جائے گا۔ یہ جو ہمیں بیچ میں پرابلم تھا، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مانسہرہ میں کوئی آئی سی یو نہیں ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مانسہرہ کو بالکل آکسیجن کی کوئی سپلائی نہیں ہے اور سلینڈر کے ذریعے ہمارا ایم ایس اور ہمارا عملہ ان کو Cater کر رہا ہے، تو میں نے آپ کے سامنے آنریبل منسٹر سے ریکویسٹ کی تھی جب وہ ایبٹ آباد گئے ہوئے تھے تو پھر ہم انہیں مانسہرہ لے گئے تو اس کی بورڈ کو اجازت دیدی گئی ہے۔ سردار صاحب، میری بہن اور ایوان کی انفارمیشن کے لئے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ پراسیس میں چلا گیا ہے اور ایک مہینے کے اندر Ten beded ICU اور پورے ہاسپٹل کے لئے آکسیجن ان شاء اللہ ہو جائے گی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>جناب بابر سلیم سواتی</u>: اور ایک مہینے کے اندر یہ مانسہرہ میں Provide ہو جائے گی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ بھی بڑا اہم مسئلہ ہے جی کہ ہزارہ ڈویژن میں ایک ہی ہسپتال ہے، ایوب میڈیکل کمپلیکس جس کے اوپر بہت زیادہ Burden ہے تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ بحیثیت سپیکر دلچسپی لیں کہ ہزارہ ڈویژن کے ہر ضلع کے اندر ایوب میڈیکل کمپلیکس جیسا ایک ہسپتال بننا چاہیئے، چونکہ ایک ہی ہسپتال ہے جس کے اوپر اتنا بڑا بوجھ ہے اور دور دراز علاقوں کوہستان، بٹگرام اور مانسہرہ سے مریض یہاں پہ لائے جاتے ہیں، سپیکر صاحب، میں جو بات کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے ایوب میڈیکل کمپلیکس میں آئی وارڈ میں چند لوگ آنکھوں کا علاج کرنے کے لئے داخل ہوئے تھے اور وہاں پہ ان کے علاج کے دوران نو افراد کو جو ٹیکے لگائے گئے، غلط انجکشن

دیئے گئے، اس کی وجہ سے نو افراد کی بینائی چلی گئی تھی، کافی دفعہ اسمبلی میں ہم نے بات کی، آپ نے اس کے اوپر رولنگ بھی دی ہے، ایک کمیٹی بنائی گئی، آج تک نہ اس کمیٹی کا کوئی فیصلہ آیا ہے، نہ کوئی رپورٹ آئی ہے، آپ نے مہربانی کی، آپ خود گئے ہیں ایوب میڈیکل کمپلیکس میں، ان مریضوں کو آپ نے اپنی جیب سے یا جس طرح بھی کوئی ایک ایک لاکھ روپے کی امداد دی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود اسمبلی میں ہم واویلے کرتے ہیں کہ ڈاکٹروں کی بے احتیاطی کی وجہ سے ان غریب لوگوں کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے تو صوبائی حکومت کی طرف سے کوئی ایکشن نہیں لیا جارہا، میں یہ سمجھتا ہوں جناب سپیکر صاحب، اگر یہی کچھ کسی منسٹر، اس حکومت کے کسی وزیر کے بھائی یا بیٹے کے ساتھ ہوتا تو کیا آج تک اس سٹاف کو، اس ڈاکٹر کو الٹا نہ لٹکا دیا جاتا؟ لیکن ان نو غریب افراد کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے جناب سپیکر صاحب، لوگ ہسپتالوں میں علاج کے لئے آتے ہیں، آنکھوں کی بینائی کے لئے آتے ہیں اور وہاں پر غلط انجکشن لگا کر ان کی بینائی چلی جاتی ہے۔

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> لوگوں کو آکسیجن ہسپتالوں میں نہیں ملتی ہے، یہ تبدیلی ہے، یہ تبدیلی کے دعویدار حکومت ہے، میں آپ سے اور اس حکومت سے آج مطالبہ کرتا ہوں کہ ان نو لوگوں کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے، اگر اس کا فی الفور ازالہ نہ کیا گیا تو ہزارہ ڈویژن کے عوام احتجاج کرنے پر مجبور ہوں گے اور شاہراہ ریشم بند کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس میں یہ ہے کہ نلوٹھا صاحب، انکوائری ہو چکی ہے اور وہ انکوائری میں نے ریفر کر دی ہے ٹو ہیلتھ منسٹر اور میں یہاں سے ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ Within next four days اس کے اوپر کارروائی کریں، اس میں Responsibility fix ہے کہ بھائی جس نے کوتاہی کی ہے، غلطی کی ہے تو ان شاء اللہ سیکرٹریٹ اسی ہفتے کے اندر ان کو لیٹر بھیج دے تاکہ وہ اس انکوائری کو کمپلیٹ کریں اور اس میں جو ملزمان ہیں، ڈاکٹر ہے یا جو بھی ہے، اس کو قرار واقعی سزا دیں تاکہ آئندہ اسی طرح کا کیس ہو، جیسے حیات آباد میں ہوا تھا آکسیجن ختم ہو گئی تھی اور لوگوں کی ڈیتھ ہو گئی تھی اور یہاں بھی اس کی جو ایڈمنسٹریشن اور وہ الگ ہیں جو ان کی طرف سے یہی Criminal negligence ہوئی ہے، باقی ان کو تو دس دس لاکھ روپے کی Compensation دلوائی گئی ہے، اس میں Nine victims تھے اور ان کو دس دس لاکھ

روپے صوبائی حکومت کی طرف سے وزیر اعلیٰ صاحب نے منظوری دی تھی اور وہ پیسے ان کو مل چکے ہیں لیکن یہ پیسے ان کی آنکھوں کا علاج تو نہیں For just compensation تو وہ سزا ان لوگوں کو ملنی چاہیئے تاکہ آئندہ کے لئے یہ جو ہیلتھ ریلیٹڈ لوگ ہیں، یہ محتاط رہیں۔

Mr. Speaker: Item No. 8. 'Consideration of the Bill': The Special Assistant to Chief Minister for Higher Education

(مداخلت)

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر، یہ دس لاکھ پہ پھر کسی کی نظر نہیں آجاتی ہے۔

Mr. Speaker: Ji, exactly.

سردار اورنگزیب: میں یہ کہتا ہوں کہ لوگوں کا اعتماد ہسپتالوں سے اٹھ چکا ہے، اس سٹاف کو، اس ڈاکٹر کو قرار واقعی سزا ملنی چاہیئے جس کی غلطی کی وجہ سے، بے احتیاطی کی وجہ سے وہ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: سلطان صاحب، اس کے بارے میں وہ سارا کچھ ہو گیا ہے؟ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کر کے اس انکوائری کے اوپر کارروائی کروائیں اور ایک ہفتے بعد یہاں رپورٹ دے دیں۔

وزیر قانون: جی سر۔

Mr. Speaker: The Special Assistant to Chief Minister for Higher Education.

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب، میں کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کریں گے؟

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Law Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2020 may be taken into considerations at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9. 'Passage Stage': Law Minister, to please move that the Khyber Pakthunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2020 may be passed.

Minister for Law: Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2020 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr Speaker: The 'Ayes' have it, the Bill is passed.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا (دہشت گردی کا شکار) اقلیتوں کی بحالی کے لئے خیراتی فنڈ مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10. Law Minister, okay, Special Assistant to Chief Minister for Minorities, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Rehabilitation of Minorities (Victims of Terrorism) Endowment Fund Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Wazir Zada (Special Assistant for Minorities): Janab Speaker Sahib, I have the privilege to move a motion for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Rehabilitation of Minorities (Victims of Terrorism) Endowment Fund Bill, 2020, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pukthunkhwa, Rehabilitation of Minorities (Victims of Terrorism)

Endowment Fund Bill, 2020 may be taken into consideration at once. Ji, Zafar Azam Sahib.

جناب ظفر اعظم: سر، اس بل میں ہم ترمیم لانا چاہتے ہیں، لہذا In the Rules of Business, I think, in rule 82, in the proviso Two clear days چاہئیں، اگر یہ خود لانا چاہتے ہیں، ہمارا اینارٹی ممبر صاحب بیٹھے ہیں، وہ اس میں ترمیم لانا چاہتے ہیں تو پھر پاس کروائیں گے۔

جناب سپیکر: کیوں جی؟

جناب وزیر زادہ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): سر، اس میں میں نے امنڈمنٹ Propose کی ہے۔

جناب سپیکر: سلطان خان بتائیں، ظفر اعظم صاحب نے جو بات کی ہے۔

وزیر قانون: سر، یہ آج جو ایجنڈا کے اوپر ہے تو یہ Consideration ہے اور پھر اس بل کا یہاں پر Passage ہے، اب جو ہمارے اسپیشل اسسٹنٹ ٹو دی چیف منسٹر ہیں، وہ اس میں امنڈمنٹ موو کرنا چاہتے ہیں تو جو Relevant rule ہے تو سر، اس میں سپیکر کے پاس رولز میں یہ پاورز ہیں، میرے خیال میں میں وہ رول Quote کر دیتا ہوں، وہ امنڈمنٹس کسی بھی وقت موو ہو سکتی ہیں لیکن وہ اجازت مانگیں گے، آپ اجازت دیں گے تو وہ امنڈمنٹ موو کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس Urgency کی وضاحت کریں کہ کیوں You are in hurry? کہ آپ کو ابھی ضرورت پڑ گئی ہے، اس کے پراپر پروسیجر پہ کیوں نہیں گئے؟

وزیر قانون: سر، چونکہ اس میں یہ جو امنڈمنٹ لا رہے ہیں تو وہ یینارٹیز کے لئے اس میں انڈومنٹ فنڈ ہے اور خاص کر جو ٹیرازم سے Affected ہے تو سر، یہ تو بڑا ہی Sensitive مسئلہ ہے اور یہ ہم اپنی یینارٹیز کے لئے کر رہے ہیں، میرے خیال میں بہت اچھی ترمیم ہے، وہ اس لئے اچھی ہے کہ ادھر پولیٹیکل یا ہماری اسمبلی کی اونرشپ اس انڈومنٹ فنڈ کے اندر ہونی چاہیئے، وہ صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ منسٹر یا سپیشل اسسٹنٹ یا ایڈوائزر وہ اس انڈومنٹ فنڈ کی کمیٹی کو ہیڈ کرے، تو میرے خیال میں ہمیں اس کو سپورٹ اس لئے کرنا چاہیئے کہ عوامی لوگ تو ہم ہیں تو اگر انڈومنٹ فنڈ کے اندر اس اسمبلی کا ہمارا نمائندہ بیٹھے گا تو میرے خیال میں وہ بہتر ہوگا، تو سر، Urgency یہی ہے کہ ایک تو یہ ایشو بڑا Sensitive ہے، دوسرا یہ ایک اچھی امنڈمنٹ ہے، میرے خیال میں اس کو ہمیں سپورٹ کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: مجھے لاء منسٹر صاحب کے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن بہت ساری ہماری کمیٹیاں اس وجہ سے مفلوج ہیں کہ 'سیکرٹری' ہوتا ہے، جس طرح اس بل میں ہے، یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ The committee shall consist of- (a) Secretary to Government, Auqaf, Hajj, Religious and Minorities Affairs یہ کنوینر ہوگا (c) Four Assembly Members اس کے ساتھ ممبر ہوں گے تو How it is possible? یہ ہمارے لودھی صاحب بیٹھے ہیں، یہ سیکرٹری کے ساتھ ممبر ہیں تو اس نے کبھی بھی نہیں آنا ہے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب، اس لیجسلیشن کی وضاحت کریں کہ Secretary will chair and four MPAs will sit under his chair?

وزیر قانون: سر، تو اس لئے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ امنڈمنٹ آج اس لئے ضروری ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ سیکرٹری چیئر نہیں کرے گا، ایڈوائزر یا سپیشل اسسٹنٹ چیئر کرے گا، تو یہ تو ان کے Concerns کو بھی ایڈریس کرتا ہے۔

جناب سپیکر: ہاں، پھر تو ٹھیک ہے، ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: اس میں پھر یہ امنڈمنٹ آئے گی؟

جناب سپیکر: یہ امنڈمنٹ ہے۔

جناب ظفر اعظم: اچھا جی۔

Mr. Speaker: Okay ji. 'Consideration of the Bill': The Special Assistant to Chief Minister for Minorities, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Rehabilitation of Minorities (Victims of Terrorism) Endowment Fund Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: یہ آپ نے کر دیا ہے ناں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Rehabilitation of Minorities (Victims of Terrorism) Endowment Fund Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr Speaker : The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 6 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 to 6 of the Bill, therefore, the question before the House is

that clauses 1 to 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 6 stand part of the Bill. First amendment in Clause 7 of the Bill: Mr. Wazir Zada, Special Assistant, to please move his amendment in Clause 7 of the Bill.

Special Assistant for Minorities Affairs: Janab Speaker, I beg to move that in Clause 7, in sub clause (2), a new paragraph (a) shall be added:-

“(a) Minister / Adviser / Special Assistant Chairman, Minorities Affairs;”

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Ji, Law Minister Sahib.

وزیر قانون: سر، میں صرف یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں تاکہ یہ پروسیجر پورا ٹھیک ہو اور کل کو اس کے اوپر چیلنجز نہ آئیں، تو سر، یہ میں اس وقت بتا رہا تھا، وہ رول میرے ذہن میں نہیں تھا ابھی آگیا ہے جی، رول 100 ہے، Notice of amendments والا اس میں ہے کہ:

“If notice of a new clause or a proposed amendment has not been given two clear days before the day on which the new clause is moved or consideration of the clause to which the amendment is proposed is commenced, any Member may object to the moving of the new clause or the amendment, and such objection shall prevail unless the Speaker, in exercise of his power to suspend this rule, allows the new clause or amendment to be moved”

تو سر، میں کہہ رہا ہوں کہ یہ ریکارڈ پہ آجائے کہ یہ مطلب آپ نے اجازت دے دی ہے اس رول کے نیچے۔

Mr. Speaker: In exercise of the power, I suspend the rule 100 and allow the Member to move the amendment.

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: دوبارہ اس کو پیش کروں؟

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. Second amendment, Wazir Zada Sahib, to please move.

Special Assistant for Minorities Affairs: I beg to move that in clause 7, in sub clause (2), in paragraph (a), the word 'convener' shall be replaced with the word 'Member'.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Third amendment clause 7: Ji, Wazir Zada Sahib, move third amendment in clause 7.

Special Assistant for Minorities Affairs: I beg to move that in clause 7, in sub section (3) the word 'convener' shall be substituted with the word 'Chairman'.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. Wazir Zada Sahib, move fourth amendment in clause 7.

Special Assistant for Minorities Affairse: I beg to move that in clause 7, sub clause (4) shall be omitted

Mr Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. Now, question before the House is that the amended clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr Speaker: The 'Ayes' have it. Amended clause 7 stands part of the Bill. Clauses 8 to 13 of the Bill: Since no amendment has been

proposed by any honourable Member in clauses 8 to 13 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 8 to 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 8 to 13 stand part of the Bill. General amendment in the Bill: Mr. Wazir Zada, Special Assistant to Chief Minister, please move general amendment in the Bill.

Mr. Wazir Zada (Special Assistant for Minorities Affairs): I beg to move that the word ‘convener’ wherever occurring in the Bill, shall be replaced with the word ‘Chairman’.

Mr. Speaker: The motion before the House is that amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr Speaker: The ‘Ayes’ have it. The general amendment stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا (دہشت گردی کا شکار) اقلیتوں کی بحالی کے لئے خیراتی فنڈ مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11. Special Assistant to Chief Minister for Minorities, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Rehabilitation of Minorities (Victims of Terrorism) Endowment Fund Bill 2020 may be passed.

Mr. Wazir Zada (Special Assistant for Minorities): Janab e Speaker, I have the privilege to move a motion that the House may pass the Khyber Pakhtunkhawa, Rehabilitation of Minorities, (Victims of Terrorism) Endowment Fund Bill, 2020.

Mr. Speaker: The motion before the House is that Khyber Pakhtunkhwa, Rehabilitation of Minorities, (Victims of Terrorism) Endowment Fund Bill, 2020, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

ابھی نماز کا ٹائم ہے اور بابک صاحب کی ایڈ جرنمنٹ موشن رہتی ہے So let's go for debate,

تحریک التواء نمبر 219 پر قاعدہ 73 کے تحت بحث

Mr. Speaker: Discussion on Adjournment Motion No. 219, Sardar Hussain Babak Sahib, under rule 73.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میری بھی ہے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد ٹائم مل گیا تو پیش کر لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس کے ساتھ ہو جاتی۔

جناب سپیکر: تو پھر نماز کا ٹائم ہے، اب کیا کریں، آج Friday ہے، کیا کریں، اب میرے پاس اور بھی قرار دادیں پڑی ہیں۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، قرارداد کے لئے تو آپ رولز ریلیکس کریں گے، یہ قرارداد بھی ضروری ہے ایک منٹ میں کر لیں۔

جناب سپیکر: کر لیں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: رول 124 کے تحت رول 240 کو ریلیکس کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دے دی جائے، یہ قرارداد جو اس ہاؤس میں میں پیش کرنا چاہتی ہوں یہ بہت اہم قرارداد ہے۔ جناب سپیکر، یہ قرارداد نمبر 1157 ہے اور اس پر اپوزیشن کے تمام ممبران کے Sign ہیں اور اس میں میرے ساتھ۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں بابک صاحب، آپ نے راستہ کھول دیا، اب ساری قراردادیں آئیں گی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، میری قرارداد کے علاوہ بس ایک ہی قرارداد ہو گی سر، یہ اس لیے یہ کہہ رہے ہیں، سردار یوسف۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں آپ پڑھیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: "ہر گاہ کہ وفاقی حکومت نے ممبران قومی اسمبلی اور سینٹ اور سابقہ ممبران قومی اسمبلی و سینٹ اور ان کے اہل خانہ کو تاحیات گرین پاسپورٹ، صحت کی سہولیات، ائیرپورٹ کے وی آئی پی لاؤنجز کا استعمال اور حکومتی گیسٹ ہاؤسز لاؤنجز کا استعمال کا حق دیا ہے جبکہ تمام صوبائی اسمبلیوں کے ممبران کو یہ سہولیات اس وقت میسر ہوتی ہیں جب تک وہ ممبران صوبائی اسمبلی ہوں اور ریٹائرڈ ہونے کے بعد کسی قسم کی سہولت نہیں دی جاتی، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی

حکومت سے امر کی شفارش کرے کہ ممبران قومی اسمبلی اور سینٹ کو جو مراعات ریٹائرمنٹ پر دی جاتی ہیں، ان کا دائرہ کار صوبائی اسمبلیوں کے ممبران تک بڑھایا جائے تاکہ ممبران صوبائی اسمبلی بھی ریٹائر ڈہونے پر ان سہولیات سے استفادہ کر سکیں۔ یہ سردار یوسف صاحب بھی لے رہے ہیں، یہ نعیمہ کشور صاحبہ بھی لے رہی ہیں، جب یہ ریٹائرڈ ہو گئے ہیں اور ایکس ایم این ایز کو بھی ہیں اور ابھی جو موجودہ ایم این ایز ہیں اور سینیٹرز ہیں، ان کو بھی مل رہی ہیں، ایکس کو بھی مل رہی ہیں۔ جناب سپیکر، ہم یہاں پر اسمبلی میں تھوڑی لیجسلیشن کرتے ہیں جو ہمارے ساتھ یہ انہوں نے جوDiscrimination کی ہوئی ہے۔ سر، بس یہ میں نے کہا ہے اس کوFollowup کریں۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. Ji, Babak Sahib.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج آپ نے ایک اہم پوائنٹ ڈسکشن کے لیے رکھ دیا ہے جناب سپیکر، جناب سپیکر، میں نے تحریک التواء جمع کی تھی جس میں میری گزارشات تھیں اور میرے کچھ تحفظات تھے اور میں اس میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد بہت سارے ڈیپارٹمنٹس اور سبجیکٹس کے ساتھ ساتھ تعلیمDevolve ہو چکی ہے اور اب یہ پراونشل سبجیکٹ ہے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ پچھلے دو سال سے وہاں مرکز میں تعلیم کا منسٹر بھی موجود ہے اور تعلیم کی منسٹری بھی وہاں پر موجود ہے اور ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ بار بار مرکزی حکومت ماورائے آئین اقدامات کر رہی ہے اور صوبوں کے اختیارات میں مداخلت کر رہی ہے اور جناب سپیکر، اب ظاہر ہے لاء منسٹر صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں تو جناب سپیکر، اس ریاست میں آئین پر چلنا ہے اور ہم نہیں دیکھ رہے ہیں کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد ایجوکیشن، لاء منسٹر صاحب میرے خیال میں مجھے جواب بھی دیں گے، مرکز کی طرف سے جب یہ اعلان ہو جاتا ہے کہ سارے ملک میں یکساں نصاب ہو تو جب یہ حکم صادر کرتے ہیں تو ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ کونسے آئین کے تحت مرکزی حکومت کے پاس یہ اختیار رہ گیا ہے کہ وہ سارے ملک میں یکساں نصاب لاگو کرے؟ جناب سپیکر، جب فیڈرل ایجوکیشن منسٹر کورونا کے حوالے سے یا بعض واقعات کے حوالے سے، اس دن لاء منسٹر صاحب نے جواب دیا، میں نے فیڈرل ایجوکیشن منسٹر کے

حوالے سے بات کی جناب سپیکر، آئین میں اب اس چیز کی گنجائش نہیں ہے تو ان تمام ماورائے آئین اقدامات کو جب ہم دیکھتے ہیں اور جب ہم پھر یہ تحفظات کا اظہار کرتے ہیں کہ مرکزی حکومت بار بار اٹھارہویں ترمیم پر حملہ آور ہو رہی ہے تو جناب سپیکر، یہ ہمارا جو اندازہ ہے یہ غلط نہیں ہے، اٹھارہویں ترمیم کے بعد مرکز کا اختیار بھی واضح ہے اور صوبوں کا اختیار بھی واضح ہے، ابھی جناب سپیکر، آپ کے سامنے ہم نے یونیورسٹی ایکٹ میں یہاں پر امنڈمنٹ کر لی، امنڈمنٹ ہم لے آئے، ہم پاس بھی کر گئے، اگر یہ اختیار ہمارے پاس نہ ہوتا تو یہ اختیار تو ہمیں اٹھارہویں ترمیم نے دیا ہے، اب اگر صوبائی اسمبلی کے پاس یا صوبوں کے پاس یہ اختیار نہ ہوتا تو ہم کس طرح لیجسلیشن کرتے؟ ہمیں اس سے اندازہ لگانا چاہیئے جناب سپیکر، مرکزی حکومت کا جو کام ہے، مرکزی حکومت کا جو اختیار ہے یا مرکزی حکومت کی جو ذمہ داریاں ہیں، وہ اپنے اختیارات یا اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہے جناب سپیکر، اب ظاہر ہے ہم اپنی یونیورسٹیاں بنا رہے ہیں، ہم اپنے میڈیکل کالجز بنا رہے ہیں، ہم اپنی ایگریکلچرل اور انجنیئرنگ یونیورسٹیاں بنا رہے ہیں، ہائیر ایجوکیشن ہوا کرتی تھی جناب سپیکر، یہ تمام اختیار تو مرکز کے پاس تھا، کیا میرے صوبے کی صوبائی حکومت صوبے کے عوام کو بتا سکتی ہے کہ جب مرکز کی طرف سے اعلان ہو جاتا ہے کہ یکساں نصاب ہو گا، تمام صوبوں کے وزراء وہاں پر شریک ہوتے ہیں تو کیا ان صوبائی وزراء نے پوچھا ہے کہ کس اختیار کے تحت مرکزی وفاقی وزیر تعلیم نے ہمیں بلایا ہے، کیا ان صوبائی وزیروں نے پوچھا ہے کہ مرکزی حکومت کے پاس آیا، یہ اختیار ہے کہ نہیں؟ جناب سپیکر، جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ملی بھگت سے پاکستان کو کمزور کیا جا رہا ہے، جب ہم اپنے ملک کے آئین سے ماورائے آئین اقدامات کریں گے تو یہ آئین تو ہم خود کمزور کر رہے ہیں، آئین کی بالادستی کو تو ہم خود چیلنج کر رہے ہیں جناب سپیکر، جہاں تک ہم نے آئین دیکھا ہے، اٹھارہویں ترمیم کے بعد مرکزی حکومت کے بعد صرف پاکستان میں مقیم جو غیر ملکی طلباء و طالبات ہوتے ہیں یا پاکستان کے طلباء و طالبات جو باہر پڑھتے ہیں، ان کی ذمہ داری ان کے پاس ہے، ان کے لئے منسٹری کی ضرورت نہیں ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم کفایت شعاری سے کام لے رہے ہیں، یہ اتنی بڑی منسٹری جب وہاں پر بیٹھی ہے، کروڑوں اربوں ان کے اخراجات ہوتے ہیں، آئین میں نہ اس کا ذکر ہے اور نہ آئین میں اس کی کوئی گنجائش ہے، ہم تو یہی ریکویسٹ کریں گے کہ جب سارے ڈیپارٹمنٹس Devolve ہو چکے ہیں، جب سارے ڈیپارٹمنٹس کا اختیار صوبوں کے پاس آ چکا ہے، اب یہ مرکز کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہمیں اپنا حصہ دیں، صوبائی حکومت کو نہیں ماننی چاہیئے، صوبائی حکومت کو مرکز سے بحث

کرنی چاہیئے، جب ہم نئے این ایف سی ایوارڈ کی اجراء کی بات کرتے ہیں تو یہ تو آئینی تقاضا ہے، مرکزی حکومت کو وہ کام کرنا چاہیئے تاکہ صوبوں کا جو مالی شیئر ہے، ہر این ایف سی ایوارڈ میں اس میں اضافہ ہو رہا ہے تاکہ ہم اس قابل ہو جائیں کہ ہم یہاں پر ہائیر ایجوکیشن کو پروموٹ کر سکیں۔ جناب سپیکر، مرکزی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہمیں اپنا آئینی حصہ دیں، الٹا مرکزی حکومت اپنی ذمہ داریوں سے مبراء بن کر جو اختیارات ہمیں ملے ہیں، انہی اختیارات میں مداخلت کرتے ہیں، مرکزی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دسواں این ایف سی ایوارڈ کا اجراء جو ابھی ہونا باقی ہے، جاری کرے، مرکزی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے بلکہ میں صوبائی حکومت کے تمام وزراء سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ ابھی شکر الحمد اللہ قومی اسمبلی کا سپیکر تو پختون ہے، اسی صوبے کا ہے، اس کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں رولنگ دینی چاہیئے، میں نے کل بھی میڈیا کو یہ بات کہی ہے کہ پختونخوا سے پی ٹی آئی کے جتنے ایم این ایز منتخب ہو گئے ہیں، ان تمام منتخب ایم این ایز کو قومی اسمبلی میں قرارداد لانی چاہیئے تاکہ جو صوبے کے محاصلات ہیں، مرکز کے ذمے واجب الادا، ہمارے صوبے کے جو آئینی حقوق ہیں، اگر وہ بجلی کے خالص منافع کی شکل میں ہوں، اگر وہ فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی شکل میں ہوں، جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو یہ بھی مرکزی حکومت کو بتانا چاہیئے کہ انہوں نے تین مرکزی بجٹ پاس کئے، ان کو پوچھنا چاہیئے کہ آیا پختونخوا پاکستان کا حصہ نہیں ہے؟ مرکز میں بھی پی ٹی آئی کی حکومت ہے، صوبے میں بھی پی ٹی آئی کی حکومت ہے، یہ تو ہمارے آئینی حقوق ہیں، آپ دیکھیں جناب سپیکر، کہ یہاں پر ابھی گیس لوڈشیڈنگ اور کم پریشر کی بات ہو رہی ہے، جن جن اضلاع میں گیس موجود ہے، اس موسم میں کم پریشر کی وجہ سے لوگ سلینڈرز لینے یا دوسرے ذرائع استعمال کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، مرکزی حکومت کو اپنے اختیار پہ فوکس کرنا چاہیئے اور صوبائی حکومت کو اپنے اختیارات سے سرنڈر نہیں ہونا چاہیئے، وزیر قانون مجھے کیا جواب دیں گے کہ آئین میں ایک وزارت مرکز میں موجود نہیں ہے، فیڈرل حکومت میں موجود نہیں ہے اور وہاں پہ وزیر موجود ہے، صوبے میں سکولوں کی بندش کی بات آئی تو وہاں پہ فیڈرل منسٹر نے اعلان کیا اور صوبائی حکومت مان گئی، ہم تو اپنے زمینی حقائق کے مطابق اور اپنے اختیار کے مطابق حکومت چلائیں گے، اب اگر ہم اس طرح کریں گے کہ ابھی یہاں پر پولیس ایکٹ لائیں گے جو انتظامی اختیار آئین میں حکومت کو، چیف ایگزیکٹیو کو، پراونشل گورنمنٹ کو دیا ہو، وہ کبھی ایک سیکرٹری کے سرنڈر کرتے ہیں کبھی صوبائی حکومت اپنے اختیار کو مرکز کے حوالے کرتی ہے، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم اس میں کیا یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ خدانخواستہ ہم اس اختیار کو

استعمال کرنا نہیں جانتے ہیں، کیا ہم اپنے اس اختیار کو استعمال کر نہیں سکتے؟ لہذا صوبائی حکومت کو اسی چیز پر نوٹس لینا چاہیئے اور ڈٹ جانا چاہیئے، ان کو اصرار کرنا چاہیئے، ان کو کیا مشکل ہے، ان کی کیا مشکلات ہیں؟ یہ لوگ سی سی آئی فورم میں جائیں کیونکہ یہاں پہ ہمارے بہت سارے مسائل ہیں جناب سپیکر، ان کے پاس جانا چاہیئے تاکہ وہ مسائل ہمارے حل ہو سکیں۔ جناب سپیکر، تعلیم کے حوالے سے دیکھا جائے، آج ہمارے صوبے کا بجٹ اٹھائیں، کیا ہے؟ یعنی یہ تمام حکومتی ممبران یہاں پر بیٹھے ہیں، ہم اپوزیشن کے ممبرز ہیں، اگر خدانخواستہ ہم مبالغے سے کام لیتے ہیں تو یہ ہمیں Correct کر دیں، میں پچھلے دو سال معاف کرتا ہوں، پچھلا جو پانچ سال کا سیشن تھا، حکومت کا کونسا ممبر مجھے بتا سکتا ہے کہ پچھلے دو سال میں انہوں نے اپنے حلقے میں، ایک Constituency میں پرائمری سکول کے لئے ٹینڈرز ہو چکے ہوں اور ابھی وہ کمپلیٹ ہو چکا ہو؟ تو اگر صوبائی حکومت اپنے صوبے کے بچوں اور بچیوں کے لیے پورے دو سال میں ایک پرائمری سکول تعمیر نہیں کر سکتی ہے اور الٹا اپنے اختیارات سے دستبردار ہوتی ہے تو میرے خیال میں اسی حکومت کو صوبے کے عوام کو جوابدہ بننا ہے جناب سپیکر، آئین سے ماوراء اقدامات نے اسی ملک کو نہ صرف کمزور کر دیا بلکہ اسی ملک کو بدنام کر دیا ہے۔ اب آپ دیکھیں، یہ جو گرے لسٹ میں ہم پڑے ہوئے ہیں، آپ غربت کی شرح کو دیکھیں، آپ تعلیم کی شرح کو دیکھیں، آپ تجارت کی شرح کو دیکھیں، آپ انسانی حقوق کی شرح کو دیکھیں، آپ کس کس چیز میں، ہم تو افغانستان سے بھی مقابلہ کرنے سے رہ گئے، یہ صرف اسی وجہ سے کہ اسی ملک میں ایک منظم کوشش کے ذریعے، جناب سپیکر، وہ ماورائے آئین اقدامات، ہم ہی وہ لوگ ہیں اور ہم ہی اسی ریاست کی بات کریں گے، ہم ہی اس ریاست کی مضبوطی کی بات کریں گے، ہم ہی اس ریاست کی سلامتی کی بات کریں گے، ہم باہر دنیا میں اس ریاست کی عزت اور وقار کی بات کریں گے، آئین کی رو سے ہم اسی ریاست کے اندر رہتے ہوئے تمام عوام کے اور قومیتوں کے حقوق کی بات کریں گے، لہذا حکومت کی سطح پہ بڑے معذرت کے ساتھ جب سے پی ٹی آئی کی حکومت آئی ہے، ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہاں سندھ حکومت پہ حملے ہو رہے ہیں، یہاں صوبائی حکومت اپنے اختیار کو مرکز کے حوالے کر رہی ہے، وہاں مرکزی حکومت سندھ کی حکومت پہ مسلسل حملہ آور ہو رہی ہے جناب سپیکر۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Wind up, please; Babak Sahib, wind up.

جناب سردار حسین: جی بالکل، لیکن یہ ایک اہم نکتہ ہوتا ہے جناب سپیکر، آپ بیچ میں بڑے معذرت کے ساتھ Zero hours create کر دیتے ہیں اور آپ ہر ایک کو آفر کرتے کہ پوائنٹ آف آرڈر، تو پھر ہمارا وہ اہم ایشو فوت ہو جاتا ہے جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر اس کا حل نکالنا ہے تو میں تو اس کے لئے تیار ہوں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، اسی کرسی کو تو جب Custodian of the House کا نام دیا جاتا ہے تو آپ کے سامنے سارا ایجنڈا پڑا ہے جناب سپیکر، آپ سمجھتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر آپ ٹائم بڑھا دیں تو کوئی ممبر نہیں ہوگا۔

جناب سردار حسین: نہیں خیر ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ سے ریکویسٹ ہے کہ آپ کے سامنے یہ ایجنڈا پڑا ہوا ہے، آپ سمجھتے ہیں کہ کونسا پوائنٹ بڑا اہم ہے اور بڑا صحیح ہے؟ بہر حال جناب سپیکر، میں یہی گزارش کروں گا، میں آخر میں ایک دفعہ پھر حکومت کو یہ آفر دے رہا ہوں کہ قومی مسائل کی میں مثال دیتا ہوں، بات سے بات بڑھتی جا رہی ہے، یہ طورخم کا راستہ کیوں بند ہے؟ اس کو کھولنا چاہیئے، یہاں غربت کو آپ دیکھیں، بے روزگاری کو آپ دیکھیں، مہنگائی کو آپ دیکھیں، تو یہی ہماری مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت کی سنجیدگی کا تقاضا کرتی ہے، یہاں تو لوگ رل گئے ہیں، آپ تعلیمی اداروں میں جائیں جناب سپیکر، آپ کی ٹیوشن فیس، آپ کی ایڈمشن فیس، آپ کی مائیگریشن فیس، آپ کی ڈگری فیس، آپ کی ہاسٹل فیس، تو غریب بچے اور بچیاں اس قابل نہیں رہے ہیں، بار بار مرکز نے ہمیں اپنا حصہ دینا بند کر دیا ہے، لہذا پھر حکومت کے پاس دوسرا کونسا راستہ بچتا ہے؟ وہ روزانہ کی بنیاد پہ فیسوں میں اضافہ کرنا، روزانہ کی بنیاد پہ بجلی قیمتوں میں اضافہ کرنا، روزانہ کی بنیاد پہ ٹیکسز میں اضافہ کرنا، روزانہ کے حساب سے ہر ایک شعبے سے جرمانے وصول کرنا، لہذا حکومت کو سنجیدگی کے ساتھ ان تمام مسائل پہ اپنی توانائیاں اور اپنی توجہ خرچ کرنی چاہئیں۔ جناب سپیکر، ہم دیکھ رہے ہیں، یہ کوئی Irrelevant بات نہیں ہے لیکن آپ حکومت کی Intentions کو دیکھیں، جب اپوزیشن ایک جگہ پہ جلسہ کرے گی تو وہاں تالاب بنائے گی، ایف آئی آر کاٹیں گے، میرے کہنے کا مقصد صرف یہی ہے جناب سپیکر، کہ حکومتوں کو اپنی توجہ عوامی مسائل کے حل کی طرف کرنی چاہیئے، یعنی غیر ضروری چیزوں پہ حکومتوں کی انرجی، سرکاری مشینری، سرکاری وسائل خرچ ہوتے ہیں اور مسائل میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے، ہم اپوزیشن ان شاء اللہ تیار ہیں، حکومت کے حوالے سے سی سی آئی میں ان شاء اللہ جتنے ہمارے کیسز ہیں،

کل ہمارا اجلاس ہوا ہے، ان شاء اللہ منسٹر صاحب بھی آئے تھے، ان شاء اللہ ٹھیک ٹھاک مواد حکومت کو دیں گے تاکہ چیف منسٹر صاحب وہاں پہ جائیں، سی سی آئی کے فورم میں بیٹھیں، باقی فورمز میں بیٹھیں اور اپنے صوبے کے حقوق کی جنگ لڑیں، ہم پشتو میں کہتے ہیں کہ سرو ستر گو سره لاړ شئی، سرو ستر گو سره لاړ شئی، مونږ به ستاسو نه مخکښې یو، دا نن څومره ظلم دے جناب سپیکر، چې د لته ممبران د خپلو فنډونو د پاره ناست دی نو تاسو دوئ ته دوه دوه کروړه روپئی فنډ ورکړئ نو بیا تاسو په راتلونکو شپږو میاشتو کښې دوه کروړه روپئی فنډ یو ممبر ته هم نه شئی ورکولے جناب سپیکر، تاسو یقین اوکړئ چې زمونږ په علاقه کښې اووه کاله اوشو چې د یو سکول چاردیواری راپریوتې ده، د هغه چاردیواریٔ د پاره دې حکومت سره پیسې نشته، وړو وړو څیزونو د پاره تاسو سره پیسې نشته، لهذا سیاست په خپل ځائې، دوئ به د خپلې پارټئی سیاست کوی، مونږ به د خپلې پارټئی سیاست کوؤ چې کله د صوبې د مفادو خبره راشی نو دا مونږ تاسو له باور درکوؤ چې ستاسونه به یو قدم مخکښې ولاړ یو۔ حکومت ته زه یو بل گزارش هم کوم چې زما وزیر اعظم راشی ماته زما په صوبه کښې اعلان کوی چې زه د بجلئی خالص منافع نه درکوم، زه نه شم درکولے، آیا دا صوبائی حکومت هغه ته نه شی وئیلے چې دا خو زما آئینی حق دے، دا صوبه بجلی درکوی، ټول ملک ته مونږ بجلی ورکوؤ، په پینځه اتیا پیسې باندې مونږ یو یونټ بجلی پیدا کوؤ او دوی ئې د Coal نه او د بل سورس نه په څلویښت روپئی یو یونټ بجلی پیدا کوی، د هغې ذمه وار خو زما د صوبې اولس نه دے، ماله خو آئین دا اختیار راکړے دے چې دا بجلی زه پیدا کوم، دا گیس زه پیدا کوم، دا تیل زه پیدا کوم، دا اوبه زما دی، دا معدنیات زما دی، دا ماله آئین راکړی دی، دا جنگ د دې دے جناب سپیکر، دا جنگ به په یوځائې کوؤ، دا جنگ به په یو آواز کوؤ، څنگه چې د ملک منتخب وزیر اعظم دے او که هر څنگه وزیر اعظم دے، زمونږ د پاره قابل احترام دے، هغه نن دلته راځی او د ټولې صوبې د خلقو په دې شکل باندې استحقاق مجروح کوی چې ما په دې مجبوره کوی چې ته د خپل حق خبره مه کوه، جناب سپیکر، دا ټولې خبرې داسې دی جناب سپیکر، زه۔۔۔۔

جناب سپیکر: جلدی وائنڈاپ کریں، نماز کا ٹائم ہے۔

جناب سردار حسین: بس میں ختم کرتا ہوں، زہ خپله خبره ختموم۔۔۔

جناب سپیکر: کیونکہ لوگوں نے وضو بنانے ہیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، کل ہمارا احتجاج جاری تھا، حکومتی ٹیم آئی ہے، ہم نے شکریہ بھی ادا کیا ہے ان شاء اللہ جو کمٹمنٹ آپ لوگوں نے ہمارے ساتھ کی ہے، ہم اپنی کمٹمنٹ پہ ان شاء اللہ قائم رہیں گے لیکن ہم حکومت سے توقع رکھتے ہیں کہ ان شاء اللہ دس دن میں جن جن ممبران کے جو جو مسائل ہیں، جو جو مشکلات ہیں، یہ اسی صوبے کے لوگ ہیں، صوبے کے منتخب لوگ ہیں، ان کے پیچھے لاکھوں لوگ ہیں، مجھے امید ہے ان شاء اللہ کہ حکومتی ٹیم سنجیدگی کے ساتھ تمام ممبران کے مسائل سنے گی بھی اور حل بھی کرے گی۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو، ایک تو میں ذرا Clarification کر دوں۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): اذان بند ہے، اس کو لگوایا جائے۔

جناب سپیکر: وہ اذان چونکہ مسجد بن رہی ہے اس لیے مسئلہ ہے، مسجد تیار ہو رہی ہے پھر ہو جائے گی۔

وزیر قانون: نہیں، اذان تو کم از کم۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو ابھی مسجد ہی نہیں ہے، مسجد زیر تعمیر ہے بس ابھی آخری مراحل میں ہے پھر ہو گی۔ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ نے جو ریزولیوشن پیش کی تھی، اس میں گرین پاسپورٹ کی جگہ لفظ 'بلیو پاسپورٹ' لکھا اور پڑھا جائے چونکہ یہ Mistake ہوئی ہے اور دوسرا یہ تو ایم پی ایز کے اہل خانہ کو تو Blue passport allowed نہیں ہوتے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سر، یہ امنڈمنٹ تو دی ہے۔

جناب سپیکر: تو ان کی جو امنڈمنٹ ہے، اس کو اس امنڈمنٹ میں Include کر لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو سر، آپ یہ امنڈمنٹ لے لیں، ایک منٹ کی بات ہے، آپ امنڈمنٹ لے لیں۔

جناب سپیکر: لے لی ہے، ان کو کہہ دیا ہے کہ اس میں اس کے ساتھ اہل خانہ کو بھی 'بلیو پاسپورٹ' جاری کیا جائے، نعیمہ کشور صاحبہ کی یہ امنڈمنٹ اس میں شامل کر لیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سر، اس کو Spouse کر دیں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: Spouse کر دیں، Spouse فیملی نہیں ہوتا، Spouse ہوتا ہے، Spouse کو ملتا ہے۔

Mr. Speaker: Spouse?

محترمہ نعیمہ کشور خان: And spouse کر دیں 'بلیو پاسپورٹ' کر دیں۔

جناب سپیکر: چلڈرن بھی ہوں گے ناں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: چلڈرن نہیں ہوتے سر، Spouse ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ہوتے ہیں، ایم این ایز کے بھی ہوتے ہیں، بچے بھی ہوتے ہیں بلکہ ان کے والدہ والد بھی ہوتے ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ہاں جو Sitting ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: تو اس میں دو چیزیں کر لیں، Sitting کی بات کرو اور Sitting MPAs کی بھی بات کرو کہ اس میں ایک تو بلیو پاسپورٹ کر لیں اور اس میں اس کی فیملی کو بھی شامل کر لیں اور دوسرا فیصل زمان صاحب، اپنی پریویلج موشن لے آئیں۔ سردار صاحب، آپ کا کیا ایشو ہے، نماز بھی ہے نا پھر کیا کریں۔ فیصل زمان کا ایشو سب سے Important ہے، اس کو ذرا لینے دیں۔ جی فیصل زمان صاحب، پریویلج موشن۔

جناب فیصل زمان: شکریہ سپیکر صاحب، مورخہ 3 دسمبر، 2020 بروز جمعرات ایس ایچ او غازی، خالد ولد نامعلوم نے صبح سات سے آٹھ بجے کے درمیان میرے گھر پر چھاپہ مارا اور میرے والد کو ہراساں کیا اور میرے ملازم کو ساتھ تھانے لے گیا، میرے گھر اور کمروں کی تلاشی لی اور ساتھ دوسرے کانسٹیبل کیمروں سے ویڈیو بناتے رہے۔ جب ایس ایچ او سے دریافت کیا کہ یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ تو کہتا ہے کہ مجھے آئی جی کا حکم ہے۔ جناب سپیکر، جب میں گھر واپس آیا تو میرے کمرے سے نو ہزار امریکی ڈالر اور ایک عدد انگوٹھی چوری کر کے لے گیا ہے، اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس کو پریویلج کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، اب ٹائم بھی نہیں ہے، اگر کہتے ہو تو میں نماز جمعہ کے بعد پھر بیٹھ جاتا ہوں لیکن بندے ہی نہیں ہوں گے، کوئی کورم کی نشاندہی کرے گا۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، اس میں میں صرف ایک ریکویسٹ کروں گا، اس کے اندر میری صرف ایک ریکویسٹ ہے، چونکہ میں نے جس طرح پہلے کہا کہ یہ بڑا Sensitive issue ہے، میں نے یہ تجویز دی تھی کہ وہ پریویلج موو کریں لیکن مجھے صرف پولیس ڈیپارٹمنٹ سے اس کے اوپر کوئی Reply

لینے دیں، میں ممبر سے ریکویسٹ کروں گا، ویسے بھی کوئی جلدی کی بات نہیں ہے، آج مجھے تھوڑا Reply لینے دیں تاکہ ان کا Reply ریکارڈ پہ آ جائے اور پھر ہم اس کو پریویلج کمیٹی میں بھیج دیں گے۔ سر، یہ ریکویسٹ ہے، پلیز۔

جناب سپیکر: جی فیصل زمان صاحب۔

جناب فیصل زمان: سپیکر صاحب، یہ ایک پریویلج موشن ہے، اس میں ڈیپارٹمنٹ کیا کہے گا؟ وہ کہے گا اچھا کام کیا ہے، وہ تو یہ کہیں گے لیکن میں تو کمیٹی کے سامنے اپنی جو میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، وہ پیش کرنا چاہ رہا ہوں تو اس کے بعد ان کا موقف بھی آ جائے گا۔

وزیر قانون: میں آنریبل ممبر سے آپ کے توسط سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آج کم از کم مجھے ان کو بھی سننے دیں تاکہ پھر میں فلور پہ کوئی Stance دے سکوں۔

جناب فیصل زمان: تو اس میں تو رائے تو بعد میں دینا پڑے گی ناں، یہ تو پہلے ان سے رائے لیں گے، وہ کیا کہیں گے؟ ابھی جو پریویلج موشن آپ پیش کرتے ہیں یا کوئی بھی معزز ممبر پیش کرتا ہے تو آپ پہلے ان کی رائے لیتے ہیں کہ بھائی اس کے ساتھ کیا کیا ہے؟ آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں، رائے بھی ان کی آ جائے گی، فیصلہ بھی آپ کے معزز ممبران کا جو ہماری کمیٹی کے ممبرز ہیں، آپ بھی اس کے چیئرمین ہیں تو وہ کر لیں گے۔ اس میں تو کوئی اتنا ایشو نہیں ہے، یہ تو رائے معلوم کرنے کی بات تو نہیں ہے کہ خط و کتابت کی ضرورت ہے، یہ تو بہت آسان سا سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، چونکہ یہ بڑا Sensitive issue ہے، میں پھر یہ کہہ رہا ہوں کہ آج کوئی ایمرجنسی تو نہیں ہے، ابھی ہم ادھر بیٹھے ہی تھے کہ یہ ایشو فلور کے اوپر آیا ہے، پھر بھی میں نے تفصیلاً بتایا ہے، اب پریویلج موشن بھی آج ہی موو ہو گئی ہے تو سر، مجھے اتنا ٹائم آپ دیں پلیز، میں آپ سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ کم از کم ایک دن کا ٹائم مجھے دیں، آج کوئی جلدی تو نہیں ہے کہ آج ضرور ہو جائے جی۔

جناب فیصل زمان: نہیں، لیکن سپیکر صاحب، یہ تو آسان سا سوال ہے کہ کمیٹی کے سامنے اپنا موقف پیش کریں گے، آپ بلائیں گے، ان کو سنیں گے۔

جناب سپیکر: اصل میں جو طریقہ کار ہے فیصل زمان صاحب، وہ اسمبلی سیکر ٹریٹ میں جمع ہوتی ہے اور پھر کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اس کو ڈسکس کر کے پھر ایجنڈے کے اوپر آتی ہے، یہ ہم نے ڈائریکٹ لے لی۔

جناب فیصل زمان: چلیں ٹھیک ہے سپیکر صاحب، پھر۔۔۔

جناب سپیکر: اب اس کے بعد یہ اپنا پروسیجر کمپلیٹ کر لیں گے اور پھر یہ ہمارے پاس آ جائے گی، ٹھیک ہے؟

جناب فیصل زمان: ٹھیک ہے سپیکر صاحب، اور امید ہے کہ وہ یہی کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے یہی کر لیتے ہیں۔ جی سردار صاحب، مجھے لگتا ہے کہ آپ سب کا نماز کا موڈ نہیں۔

سردار یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ جو بابک صاحب نے ایڈجرنمنٹ موشن جمع کرائی تھی، یہ ڈسکشن کے لئے کرائی تھی، یہ تو نہیں کہ بابک صاحب ایک ہی ممبر بات کریں، وہ تو پوائنٹ آف آرڈر پر بھی بول سکتے تھے۔

جناب سپیکر: اس کو Continue رکھ لیں، بابک صاحب کے اس کو اگلے اجلاس میں Continue رکھ لیتے ہیں، باقی جس جس نے ڈسکشن کرنی ہے، اگلے سیشن میں اگلے اجلاس میں پھر اس کو لے آتے ہیں۔

سردار یوسف زمان: ہاں، بڑی اہم ایڈجرنمنٹ موشن ہے۔

جناب سپیکر: پھر گورنمنٹ نے اس کے اوپر جواب بھی دینا ہے۔

وزیر قانون: سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ میں اگر صرف دو منٹ لے لوں۔

جناب سپیکر: لے لیں۔

وزیر قانون: تو پھر Continue رکھیں کیونکہ وہ پھر One sided story آ جاتی ہے۔

جناب سپیکر: او کے، لے لیں دو منٹ۔

وزیر قانون: سر، میں شارٹ، اس کے بعد ہمارا بھی حق ہے، ہم بھی بولیں گے۔ اس طرح ہے کہ ایک تو انہوں نے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے بھی یہی کہنا ہے کہ جو بابک صاحب نے کہا کہ بجلی اور گیس کے معاملات میں، تو اب وہ جواب تو لے لیں ناں، جی!

وزیر قانون: سر، ٹائم ضائع ہو رہا ہے پلیز، اس میں انہوں نے جو Issue raise کیا ہے، اس کو تھوڑا سا تناظر میں دیکھنا پڑے گا، انہوں نے جو بنیادی Issue raise کیا ہے وہ ہے اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد

جو وہ Point raise کر رہے ہیں کہ صوبے کے اختیارات اور وفاق کے اختیارات، اب پہلی بات تو یہ ہے فیڈرل ایجوکیشن کی جو منسٹری ہے تو یہ اس میں کوئی شک نہیں ہے، میں بھی ریکارڈ کے اوپر لانا چاہتا ہوں کہ خیبر پختونخوا یا کسی اور صوبے میں آئین میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد فیڈرل ایجوکیشن منسٹری کا کوئی عمل دخل، کوئی اختیار، کوئی کام نہیں ہے، یہ صوبائی حکومت کا واضح موقف ہے، اب سر، رہی بات کہ وہ ایجوکیشن منسٹری فیڈرل میں ہونی چاہیئے یا نہیں ہونی چاہیئے؟ وہ ایک الگ ایشو ہے، وہ جو آئین میں سیکنڈ شیڈول کے اندر جو ان کے اختیارات ہیں جس طرح انہوں نے کہا کہ باہر ملکوں میں جو سٹوڈنٹس ہیں یا ادھر سے یا فیڈرل ایریا بھی تو ہے ناں جناب سپیکر، اسلام آباد کی جو Federal Territory ہے، اس کے اندر ان کے اختیارات ہیں، وہ ایک الگ ایشو ہے، جو کورونا کووڈ کے سلسلے میں جو مسائل تھے، سر، جب اس طرح کی وباء آتی ہے یا کوئی جنگ آتی ہے یا کوئی اس طرح کی بڑی ایمرجنسی آتی ہے تو پورے ملک کے اندر اس میں کوآرڈی نیشن، Urgency اور کنسلٹیشن کی ضرورت ہوتی ہے، ایک ادارہ بنا ہے اس کووڈ۔19 کے آنے کے بعد، 'این سی او سی' اور اس میں تمام صوبے شامل ہیں، اس میں یہ نہیں ہے کہ صرف خیبر پختونخوا اور وفاق بیٹھے ہیں، اس میں سندھ بھی ہے، اس میں پنجاب بھی ہے، اس میں ساری اکائیاں ہیں، بلوچستان بھی ہے، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان بھی ہیں اور یہ اس لئے بنایا گیا ہے کہ کوآرڈی نیشن کے ساتھ، مشاورت کے ساتھ وہاں پر ایکسپرٹس اپنی رائے دیتے ہیں، یہ بابک صاحب کے لئے، ہاؤس کے دوسرے ممبران کی انفارمیشن کے لیے اور ریفریش کرنے کے لیے میں یہ ضرور بتادوں کہ وہ مشاورت کی حد تک ہوتا ہے، اس کے سارے فیصلے آتے ہیں پھر صوبائی کابینہ میں اور میں کابینہ میں بیٹھتا ہوں، یہ سارے فیصلے جو ان کا ذکر وہ کر رہے ہیں سکولوں کے حوالے سے اور جو کووڈ کے حوالے سے فیصلے ہیں، یہ کابینہ کے اندر آئے ہیں، اس کے اندر بحث ہوئی ہے اور اس کے بعد ان کو یا Approve کیا ہے یا نہیں Approve کیا ہے، اس کے بعد اس پہ عمل درآمد ہوتا ہے۔ جب اٹھارہویں ترمیم آئی تو ابھی کنکرنٹ لسٹ ختم ہو گئی ہے، اس کے بعد یہ سارے سبجیکٹس صوبوں کے پاس آ گئے ہیں اور اس میں ہمارا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اب سر، میں تھوڑی سی Single National Curriculum کی بات کرتا ہوں۔ بابک صاحب نے Single National Curriculum کی بات کی، میں اپنی بات کروں گا، پھر وہ بات کریں گے۔ تو سر، وہ بھی میں بابک صاحب سے کہنا چاہتا ہوں اور ہاؤس کو انفارم کرنا چاہتا ہوں کہ کابینہ میں جب یہ مسئلہ آیا تو انہوں نے مشاورت کے لئے صوبائی حکومت کو بھیجا اور ہماری

ایجوکیشن منسٹری نے وہ کیبنیٹ میں لے آیا ہے اور سر، یہ ہاؤس کے لئے بڑا Important ہے۔ (مداخلت) اگر نہیں سنیں گے پھر ان کو سمجھ نہیں آئے گی۔ یہ بڑا Important ہے جی، کیبنیٹ میں جب ہوا ہے، آپ کو پتہ نہیں ہے۔ (مداخلت) آپ سنیں تو سہی، جب وہ کیبنیٹ میں آئے، سردار صاحب، آپ Experienced لوگ ہیں، کبھی کبھار تھوڑا سن لیا کریں۔ جب وہ کیبنیٹ (مداخلت) ہم اس بحث کو جاری رکھ رہے ہیں جی، ہم کہیں بھاگ تو نہیں رہے ہیں نا، جب کیبنیٹ میں وہ بات آئی، ابھی یہ Important باتیں نہیں سنتے ہیں، کیبنیٹ میں جب وہ بات آئی، کیبنیٹ کے منٹس کو ذرا دیکھ لیں، میں نے اس کے اوپر بات کی ہے، دیگر منسٹرز نے بھی اس کے اوپر بات کی ہے او ر کیبنیٹ میں باقاعدہ اس پر لکھا ہے کہ مشاورت میں کوئی قباحت نہیں، ہم مشاورت کر سکتے ہیں لیکن Curriculum کا جو سبجیکٹ ہے وہ صوبائی سبجیکٹ ہے اور وہ صوبائی حکومت اور صوبائی ایجوکیشن منسٹری نہیں کرے گی اور وہ کیبنیٹ کے منٹس کے اندر Reflected ہے سر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب! نماز کا ٹائم نکل رہا ہے، اس کو ہم پینڈنگ رکھتے ہیں۔

<u>وزیر قانون</u>: میں ختم کرتا ہوں سر، بس میں ختم کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھو اذان ہونے والی ہے۔

<u>وزیر قانون</u> : سر، جو Representation ہے، سر بس میں ختم کرتا ہوں، ہمارے صوبے کی جو Representation اس وقت وفاق میں ہے، یہ کریڈٹ بھی دینا چاہیئے اور بابک صاحب نے کہہ بھی دیا ہے کہ ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہماری جو Representation ہے سپیکر، منسٹر، پرنسپل سیکرٹری ٹو دی پرائم منسٹر، پہلی مرتبہ آپ کے صوبے سے آیا ہے سر، یہ میرے خیال میں ایک بہت بڑی بات ہے جو پی ٹی آئی کی حکومت کا کارنامہ ہے، وہ کہہ رہے ہیں وفاقی حکومت نے کیا دیا ہے؟ سر، ہم نے ادھر چشمہ لفٹ پراجیکٹ کی بات اٹھائی ہے تو وہ ہمارے ساتھ مان گئے ہیں، ان شاء اللہ کنڈی صاحب، وہ چشمہ لفٹ پراجیکٹ ہم آپ کو لیکر دیں گے، سوات موٹروے فیز ٹو پشاور سے ڈی آئی خان موٹروے، اس کے علاوہ رشکئی اکنامک زون، پھر میں ایک بات صوبائی حکومت کے کھاتے میں بھی ضرور ڈالوں کہ یہ صحت انصاف کارڈ کا اتنا بڑا جو ہم نے کیا ہے، نہ اپوزیشن کو دیکھا ہے نہ حکومت کو دیکھا ہے، سب لوگوں کے لئے (تالیاں) ایشیاء میں اس طرح کا پروگرام نہیں ہے جو ہمارے صوبے خیبر پختونخوا میں ہے۔ نٹ

ہائیڈل پرافٹ کے اوپر اے جی این قاضی فارمولے کو ہم بالکل Reiterate کرتے ہیں، اس سے ہم بالکل پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: بس منسٹر نے اب ریسپانڈ کر دیا، تو بس اب تو ختم ہو گیا ہے۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، ابھی تو بہت باتیں رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ جو انہوں نے لوڈ شیڈنگ اور یہ سوئی گیس کا مسئلہ اٹھایا ہے سر، انہوں نے یہ جو آئل اینڈ گیس کی بات ہے، کل ہم نے آئی پی سی کی سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی یہ بات کی، کنڈی صاحب نے بھی کی تھی، اس کے اوپر ہم بڑا کلیئر ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب پانچ چھ میٹنگ صرف وفاق کے ساتھ اور وزیر اعظم صاحب کے ساتھ صرف آرٹیکل 157 اور 158 کے اوپر کر چکے ہیں اور جس طرح ہم اے جی این قاضی فارمولہ کے اوپر ڈٹ کر کھڑے ہیں، اسی طرح ہمارا جو آئل اینڈ گیس کا حق ہے جو At source ہمارا حق بنتا ہے آرٹیکل 157 اور 158 کے تحت، اس کے اوپر ہمارے صوبے کا Stance بہت کلیئر ہے اور وزیر اعظم صاحب ہمیں سپورٹ کر رہے ہیں، میں ریکارڈ کے اوپر لانا چاہتا ہوں، جب بھی میٹنگ ہوتی ہے وہ ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا کو سپورٹ کرتے ہیں، تو سر، چونکہ ٹائم کم ہے اور یہ بحث اگر آگے جارہی ہے تو پھر اس میں اور بھی باتیں ہوں گی لیکن میں تھوڑا ریکارڈ کے لئے آخری بات، سر، آخری بات یہ ہے کہ بس کریں جی، میں اپوزیشن سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کل تو ہماری ایک بڑی اچھی میٹنگ ہوئی ہے، ہمارا جرگہ ہوا اور ان شاء اللہ اس میں جس طرح بابک صاحب نے کہا، میں بھی Negotiating Committee میں بحیثیت کمیٹی ممبر ہوں، میں نے ان کے سامنے فنانس کی بات کی ہے اور ہم نے ان کو کمٹمنٹ دی ہے، دونوں کی ہم نے کمٹمنٹ دی ہے، ہم نے مہینوں اور ہفتوں کی کمٹمنٹس نہیں دی ہیں اور ان شاء اللہ وہ۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>وزیر قانون</u>: ابھی سر، آخری بات، آخری بات یہ ہے کہ بس اب آپ ہمیں بار بار یہ طعنے نہ دیں کہ آپ بات نہیں کر سکتے ہیں، آپ اہل نہیں ہیں، تجربہ کار نہیں ہیں، سر، اگر تاریخ کو اٹھا کر دیکھ لیں کہ اس صوبے میں پی ٹی آئی کی حکومت کا آٹھواں سال چل رہا ہے، کونسی پارٹی نے اور کونسے لوگوں نے آٹھ سال حکومت کی ہے؟ Recent history میں اے این پی اور پیپلز پارٹی نے پانچ سال کی ہے، اس طرح

ایم ایم اے نے بھی، ابھی تو ہم اس صوبے کے اندر سب سے زیادہ تجربہ کار لوگ بن گئے ہیں، آج تو ہم زیادہ جانتے ہیں، ابھی تو ہم آپ کو بھی سکھائیں گے جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for indefinite period.

(اجلاس غیر متعین شدہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)